چہ گویم تا تو گرآئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی عوض دار الامان بینی

(جلد ۸) مع ضمیمہ درس قرآن شریف

مورخہ ۲-۹ شعبان ۱۳۲۷ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹-۲۶ اگست ۱۹۰۹ء مطابق ۶-۱۳ بھادوں ۱۹۶۶ بکرمی

(نمبر ۴۳-۴۲)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

براہین احمدیہ صرف دو روپے مین

تکمّل براہین احمدیہ ہر چہار جلد جس کے ساتھ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بھی لگائے گئے ہین تھوڑے سے نسخے ہمارے پاس ہین جو کہ مبلغ عا فی نسخہ کے حساب سے دئے جاتے ہین محصولڈاک بذمہ خریدار۔ مجلد کی قیمت عا ہی مگر مجلد نسخے بہت ہی کم ہین درخواست کے ساتھ قیمت پیشگی آئے یا کم از کم ۸ر کے ٹکٹ تو بہت بہتر ورنہ وی پی ہو گا جو صاحب محصولڈاک بچانا چاہیں وہ مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماوین ان کیواسطے ایک نسخہ بامانت الگ رکھ دیا جائیگا اور کسی کے ہاتھ دستی بھیجدیا جاوے گا درخواستین جلد آنی چاہئین۔

مینجر اخبار بدر قادیان

جوانی کے بعد بڑھاپا اور تلافیِ مافات ہو

بڑھاپے مین خدا کو یاد کر لو — یہ گھر اُجڑا ہؤا آباد کر لو
گنوائی ہے جو غفلت مین جوانی — تو پیری بھی نہ اب برباد کر لو
جلاؤ مت غمِ دنیا سے دل کو — غمِ دین سے اسے ناشاد کر لو
نہین چھوٹا کوئی دنیا کے غم سے — جو چھوٹا ہو تو کوئی یاد کر لو
ملی ہے طاعتِ حق کے لئے جاں — اسے اغیار سے آزاد کر لو
پھنسا یا قید مین نفس دنی نے — کسی ڈھب سے اُسے منقاد کر لو
رہائی کے لئے ملتی ہے اب راہ — اُٹھو درگاہ مین فریاد کر لو
نہین آگے کوئی آباد منزل — اسی منزل سے فکرِ زاد کر لو
کہاں کوئی سنے گا دل کی باتین — جو کرنا ہو یہین ارشاد کر لو
سکونت کے لئے خلدِ بریں میں — یہین سے قائم اک بنیاد کر لو
یہی کھیتی وہان کاٹو گے جا کر — جو چاہو داد یا بیداد کر لو
سبھی کچھ چھوڑ کر دنیا کے دھندے — نبی کے دین کی امداد کر لو
اگر تقوی کی دولت چاہتے ہو — تو احمد کی ثنا ایزاد کر لو
لگاؤ مت شریرون سے دل اپنا — یہ دل حق کے لئے فولاد کر لو

مبارک کی طرح پختہ کرو دل ہو
صفائی کا اُسے معتاد کر لو۔

راقم خاکسار مبارک سیالکوٹی

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائیٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق چھپ کر شائع ہوا۔ (اکتبہ ...)

حفاظت اسلام
یا
اشاعت اسلام

جو لوگ ۵۔ اگست کے بدر میں "یہ فقرہ کہ میری اس سے یہ مراد نہیں کہ حفاظت کی ضرورت نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ موجودہ ضرورت حالات میں اشاعت مقدم ہے" پڑھ چکے ہیں وہ سمجھ سکتے ہیں اس کا یہ مطلب نہیں کہ "حفاظت اسلام کا کام چونکہ احمد نے اپنے ذمے لیا ہے اس لئے ہمیں صرف اشاعت کی کوشش کرنی چاہیئے" بلکہ غرض تو یہ کیا گیا ہے کہ حفاظت اسلام کے لئے مداہنت اختیار کرنا یا کم از کم رواداری اور مسالمت کے اصول کو زیر نظر رکھنا بہت بُرا ہے اور فرقے تو شاید ایسا کر سکتے ہوں۔ مگر احمدیوں سے یہ بالکل ممکن نہیں کیونکہ وہ تو اپنے امام کے حکم کی ماتحت غیر احمدی کے ساتھ مل کر نماز بھی نہیں پڑھ سکتے اور نہ کسی غیر کا جنازہ پڑھتے ہیں پس جب ان کو دوسرے مسلمانوں سے یہاں تک الگ کر دیا گیا ہے تو وہ ان کے ساتھ مل کر کس کام کر سکتے ہیں دہلی کا معاملہ ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا۔ جہاں یہ بحث آپڑی تھی کہ کونسا اسلام زندہ اسلام ہے کیا ہمارے بزرگ دوست پھر ہمیں انہیں گڑھوں میں واپس لے جانا چاہتے ہیں جہاں سے ہمیں نکالا گیا اپنے امام کا قول جس کو میری دعوت پہونچ چکی ہے اور مجھ پر ایمان نہیں لایا وہ مسلمان نہیں ہے ہم اتنی جلدی بھول جائینگے ہرگز نہیں۔ کیا ہم عصر جدید کی اس پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ کہ احمدی۔ نقشبندیوں چشتیوں قادریوں کی طرح اسلام کا ایک معمولی فرقہ رہ جائیگا۔ اور قادیان ایک گدی۔ کیا ہم خودکشی کے مرتکب ہو کر اپنی ہستی کو فنا کرنے والے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ ہم جاذب ہیں نہ کہ مجذوب۔ ہم راکب ہیں نہ کہ مرکوب۔ ہم ایک نبی کے تربیت یافتہ مسلمان ہیں۔ ہم صحابہ کرام کے بروز ہیں۔ زندہ اسلام۔ حقیقی اسلام۔ سچا اسلام صرف ہمارے ہی سلسلہ میں ہے ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں۔ صرف میرے امام ہی کے قائم کردہ سلسلہ میں محدود اور منحصر ہے ایک وقت آتا ہے کہ سب قومیں۔ مخالف قومیں (مثل ہندو مسلمان پارسی) باذکر دیں کی ماتحت غیر احمدیوں کو احمدی بنانا ہی کفر سے اسلام میں لانا یقین کرتا ہوں اور اس اعتبار سے یہ حفاظت اسلام نہیں بلکہ اشاعت اسلام ہے" ہدایت کے ناصیہ فرسائے عتبۂ عالیہ جناب مسیح الثقلین ہوں گی۔ ہمارا کام ہے کہ دنیا میں سر پر کفن باندھ کر نکلیں۔ خودپسندی خودرائی کے بند توڑ دیں اور تمام پانیوں کو ایک نہر کے ذریعہ اپنے حریم قدس میں لائیں وہاں اسلام کے فلٹر کے ذریعہ مصفا پانی حوض کوثر میں رہ جائیگا اور گندہ بدررو کے ذریعے نکال دیا جاویگا۔ جس چار دیواری کے اندر میرے آقا میرے سید میرے مولیٰ کا حوض ہے۔ اس میں کوئی کھلی نالی نہیں جس سے مصفا پانی نکلے۔ ان گندہ پانی کے نکالنے کے لئے بہت سی نالیاں ہیں جنکی بدبو۔ نفاست پسند امام کا نازک دماغ برداشت نہیں کر سکتا شیخصاحب اپنے الحکم میں مجھ بیمار رہنے کا الزام دیکر رای السقیم سقیم کا اشارہ فرماتے ہیں اس پرسل اٹیک کی ایک علمی اور قومی مضمون میں جس پر نیک نیتی سے بحث ہو رہی ہے کچھ ضرورت نہ تھی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ میں اکثر بیمار رہتا ہوں مگر میرا امام مجھ سے زیادہ بیمار رہتا تھا۔ گرچہ خوردیم نسبتے است بزرگ۔ اگر ہم رائی السقیم سقیم کو درست مانیں تو سب سے پہلے اپنے ایمان کی حفاظت کا سوال پیدا ہوتا ہے۔

اخیر میں میں دعا کرتا ہوں کہ جہاں اسلام کے کام کی جگہ حفاظت اسلام کا کام زیادہ مقدم اور ضروری ہو رہا ہے کی بجائے" میں اشاعت اسلام کو سخت ضروری یقین کرتا ہوں"۔ کا فقرہ اختیار کیا گیا ہے وہاں رائے میں اور بھی تبدیلی ہو کر دو متخالف رائیں متحد ہو جاویں۔ آمین

مشین میگزین خرید سے

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک ایک روپیہ ریویو آف ریلیجنز کے ہر ایک خریدار سے انگریزی پریس کے لئے چندہ وصول کیا گیا تھا۔ جو (میں اگر غلطی نہیں کرتا تو آٹھ نو سو روپیہ کی تعداد تک پہونچ گیا تھا اب انگریزی پریس تو ابھی تک آیا نہیں پس وہ روپیہ یقیناً بمد امانت محفوظ ہوگا میں چاہتا ہوں کہ اس روپے سے (اور اگر ضرورت ہو تو اور چندہ امدادی کر دیا جائے) مشین پریس خرید لیا جائے اگر صدر انجمن ایسا کرے گی تو یہاں کی نہ صرف مقامی بلکہ قومی ضرورتوں کو پورا کرنے کے علاوہ باقاعدہ اور باضابطہ اور ارزان انتظام کے ساتھ بہت کچھ نفع حاصل کریگی اس صورت میں بدر ہی اگر اسے بارہ سو کے چھ روپے فی فرمہ نہ دینے پڑے اپنا پریس بند کر کے مشین پر چھپ سکتا ہے

رنمل میں جلسہ (گجرات)

۳۰۔ جولائی کو مونگ۔ کوٹلہ۔ داسو دریانہ۔ پنڈی لالہ۔ ہیلان۔ رجوعہ سعد اللہ پور کی جماعتیں اکٹھی ہوئیں۔ سب خوشی کی بات یہ ہے کہ پنجاب کے مشہور معروف بزرگ حضرت نوشاہ گنج بخش مرحوم مغفور کے روضۂ مبارک کے پاس مسجد نوشاہیہ المعروف بہ مسجد دربار میں جلسہ ہوا۔ اس عین مقام شرک میں ہمارے حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے حسب معمول توحید کا وعظ بہت زور شور سے کیا۔ صاحبزادگان گدی نشین کا شکریہ کہ انہوں نے باوجود تخالف مذہبی اپنے مقام پر جلسہ کرنے اور پھر احباب کی خدمت میں مصروف رہنے اور ہر طرح خاطر مدارات کرنے سے اپنے اخلاق حسنہ کا ثبوت دیا۔

ایک وعظ رات کو عورتوں میں ہوا جسمیں نکاح بیوگان پر زور دیا۔ حافظ صاحب حکم الٰہی کو بہت صاف الفاظ میں پہنچا دیتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ کوئی ناراض بھی نہیں ہوتا۔ تیئس ۲۳ کے قریب چندہ بھی جمع ہو گیا۔ انجمن ضلع گوجرات کو نامہ نگار صاحب اپنا کام اہتمام سے کرنے کی تحریک کرتے ہیں اور یہ مشورہ پیش کرتے ہیں۔ کہ کوئی واعظ ۳ ماہ کے لئے دورہ پر بھیجیں تو چندہ باقاعدہ جمع ہو جایا کرے اور یہ کہ جلسہ کرنے سے نقصان نہیں ہوتا۔

شملہ میں

بعض غیر احمدی احباب کا ارادہ تھا کہ جامع مسجد کے متعلق جو ہال ہے اس میں یہ جلسہ ہو مگر ان لوگوں نے جو سلسلہ احمدیہ سے خدا واسطے کی مخالفت رکھتے ہیں اور غالباً نہیں چاہتے کہ حقیقی اسلام کا چہرہ ظاہر ہو اس کی مخالفت ظاہر کی تب ٹون ہال میں ایک وسیع کمرہ جس کا کرایہ پر لیا گیا اور وہاں خواجہ کمال الدین صاحب نے دو گھنٹہ تک لکچر دیا۔ ہندو مسلمان۔ آریہ کثرت سے آئے حتی کہ ہال جسمیں غالباً ایک ہزار کے قریب گنجائش ہوگی بالکل پر ہو گیا اور بعض لوگوں کو دروازوں اور برآمدوں پر کھڑا ہونا پڑا۔ لکچر نہائت پر اثر تھا۔ اور لوگوں نے نہائت محویت سے اور ہمہ تن گوش ہو کر سنا اس لیکچر میں بعض بنگالی بابو بھی شامل تھے۔ جناب خواجہ صاحب نے مدلل طور پر نہائت صفائی سے ثابت کیا کہ اور کتابیں بھی گو خدا کی طرف سے ہوں مگر اول قرآن کی تعلیم کامل نہیں اور دوسرے وہ انسانی دست برد سے خالی نہیں رہیں اسلئے انکی مثال ایسی ہے جیسے گندا اور میلا پانی۔ پانی تو اسمیں ہو مگر جس شکل میں ہو وہ بقائے حیات کے لئے فائدہ بخش نہیں۔ دنیا میں ایک ہی کتاب ہے جس نے ہر پہلو سے کامل ہونیکا دعویٰ کیا ہے اور محفوظ رہنے کا دعویٰ کیا اور پھر اس دعوی کو ثابت بھی کر دیا قرآن کریم ہی وہ کتاب ہے جسمیں تمدن۔ اخلاق۔ سیاست روحانیت کے متعلق کامل تعلیم ہے اور پاک صاف تعلیم ہے اسمیں کسی قسم کی ملاوٹ نہیں اور دوسرے اسکی پیروی کے حیات ابدی محال اور نجات وہم وخیال۔

دوسرے دن یعنے اتوار مورخہ ۵ ا۔ اگست سنہ ۶ کو ۱۲ بجے دوپہر سے ۴½ بجے تک سیرۃ نبی کریمؐ پر لکچر ہوا پھر اسی روز ۵ بجے شام سے مغرب تک معجزات نبی کریمؐ پر معجزات والے لکچر میں تبلیغ کھلے الفاظ میں کی گئی۔ ۱۷۔ اگست کو واپس رخصت ہو گئے۔

متفرق ریمارکس از صادق الہادی

قادیانی مشن کلکتہ مین

ایک مضمون بعنوان مندرجہ بالا پرچہ اہل حدیث مورخہ ۴ جون ۱۹۰۹ء مین شائع ہوا ہے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو تبلیغ کلکتہ کی مذہبی کانفرنس مین خطمندی و کامیابی کے ساتھ کی اسپر اسلام کا نادان دوست اور سلسلہ احمدیہ کا غالی دشمن یعنے امرتسری منکر دل مین بہت کڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے ہرچند کہ سلسلہ احمدیہ کا یہ کام ہرایک مسلمان کی نظر مین بہ نشت تحسین وآفرین کے قابل تہا۔ مگر شور بخت منافق اس پر بھی دل کے جلے ہوئے پھپھولے توڑے بغیر نہ رہا۔ سچ ہے۔ ؎

شور بختان بہ آرزو خواہند ❊ مقبلان را زوال نعمت وجاہ

اہلحدیث لکھتا ہے کہ قادیانی مشن نے عربی اسلام کی وکالت نہین کی۔ اس حاسدانہ بلکہ احمقانہ نکتہ چینی کا جواب تو اوسی مضمون سے حاصل ہو سکتا ہے جو کلکتہ کی کانفرنس مین پڑہا گیا۔ اور ریویو مین چھپ چکا ہے۔ مگر مین پوچھتا ہون کہ اہلحدیث کے نزدیک عربی اسلام کی وکالت کیا یہی ہے کہ ایک مسلمان جھوٹھ بولکر چوری کرکے زنا کرکے پھر بھی متقی بنا رہتا ہو شرم! شرم!! شرم!!!

افسوس صد افسوس مسلمانون مین ایسے لوگ اس وقت بہت پائے جاتے ہین۔ جو خود تو اشاعت اسلام وحفاظت اسلام کا کام بخوبی انجام نہین دیسکتے مگر پھر بھی نفسانی اغراض سے مجبور ہوکر چلتی ہوئی گاڑی مین روڑا اٹکانے کو تیار ہین۔

مضمون کے اخیر پر اہل حدیث نے یہ تین اعتراضات پھر دہرائے ہین یعنی آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح مین نہین آئی۔ عبدالحکیم کیون نہ مرا۔ خود اہل حدیث اب تک کیون زندہ رہا؟

ایک انصاف پسند محل شناس غیر متعصب انسان اس بات کو بہ آسانی سمجھ سکتا ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ مین سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی حمایت مین جو نمایان خدمت کی ہے اس پر ریمارک کرتے ہوئے کسی مسلمان کی طرف سے چند فرسودہ اور خانگی تنازعات کی بنا پر مخالفت کا زہر اگلا جانا کس قدر شرمناک وجہالت آمیز کارروائی ہے مگر افسوس کہ نفاق مجسم خود پسند نخوت شعار مولوی فاضل اپنی دنیوی مصلحتون کے مقابلہ مین دینی مصالح کا خون کرنے کو ہروقت آستین چڑہائے ہوئے تیار پائے جاتے ہین۔ سچ ہے اولئک ہم شر البریۃ۔

اس جملہ معترضہ کے بعد گزارش ہے کیا اہلحدیث حلفاً بیان کرسکتا ہے کہ ان اعتراضات کے جوابات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بارہا نہین ہوچکے ہین تو پھر اعتراضات مردودہ کو بار بار پبلک مین پیش کرنا اور ان کے جوابات کا اشارتاً بھی ذکر نہ کرنا کسی بھلے مانس کا کام تو نہین ہوسکتا۔ ؎

چیستی اے کودک فطرت تباہ ❊ طعنہ بر خوبان بدین روے سیاہ

آخری فقرہ اہل حدیث کا یہ ہے "دیکھنا اور دکھانا یہ چاہیئے تھا کہ انجام کس کی فتح ہوئی والعاقبۃ للمتقین"

مین کہتا ہون کہ ہم احمدیون نے خود بھی دیکھ لیا اور لوگون کو بھی دکھا دیا کہ انجام کار امام المتقین حضرت مرزا صاحب مغفور کی فتح ہوئی اور وہ گندم نما جو فروش گروہ جو کذب بیانی اور افترا پردازی کو اپنا شعار بنا کر بہی متقی ہونیکا مدعی تہا اپنی شامت اعمال سے خائب وخاسر رہا۔ فللہ الحمد

اہلحدیث اس بات پر بہت نازان ہے کہ الحق کی تخریب مین اکیٹو پارٹ لینے پر بہی وہ خود اور اوس کا ہم خیال (دجال) اب تک عذاب الٰہی کے نیچے نہین آئے۔

مگر اے بدقسمتو! خدا کے لئے اپنی جانون پر رحم کرو آیات اللہ کی تکذیب اور شوخی واستہزا سے باز آجاؤ۔ ورنہ سنۃ اللہ کے مطابق اس وعید پر تہدید کے منتظر رہو۔ ساریکم آیاتی فلا تستعجلون۔

سُن اے مغرور مکذّب سُن!

ہان مشو مغرور بر حلم خدا ❊ دیر گیرد سخت گیرد مرترا

کبھی تو سچ بھی بولا کرو

امرتسری منکر کے تقویٰ کی بنا جس ریتلی نیو پر ہے اسپر قیاس کرکے تو یہ تعجب بالکل بے جا ہے کیونکہ ؎

خشت اول چو نہد معمار کج ❊ تا ثریا مے رود دیوار کج

مگر ہم سمجھتے تھے کہ الکذوب قد یصدق (جھوٹا بھی کبھی سچ بولا کرتا ہے) لیکن امرتسری منکر کو اس کے بہی برخلاف پایا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اگر اہل حدیث کبھی کوئی بالکل سچی بات بہی بولائے تو اس کے کذوب ہونے مین فرق نہین آسکتا مگر شائد اس نے اپنے دل مین یہ بات ٹھان لی ہے کہ جھوٹھ کی آمیزش کے بغیر کبھی سچ بولون گا ہی نہین۔ تصدیق کے لئے ہم ذیل کے واقعہ کی طرف ناظرین کو توجہ دلاتے ہین۔

اخبار بدر مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء مین ایڈیٹر بدر نے جالندہر کے متعلق یہ لکھا تھا۔

"یہان آجکل وعظ کی مجلسین قائم ہو رہی ہین چنانچہ سنا گیا ہے کہ ایک جگہ مقلدون اور غیر مقلدون کے درمیان جھگڑا ہوکر نوبت یہان تک پہونچی کہ ناچاران مین سے بعض کا وعظ بند کرنا پڑا۔ سنا گیا ہے کہ اس فتنہ کی ابتدا مولوی ثناء اللہ امرتسری کی طرف سے ہوئی"

اس پر اہل حدیث ۴ جون کی اشاعت مین مندرجہ بالا عنوان قائم کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ایڈیٹر بدر کی نسبت اس طرح ہذیان سرائی کرتا ہے۔

قادیانی مشن کی بنا جس ریتلی نیو پر ہے اس پر قیاس کرکے تو یہ تعجب بالکل بے جا ہے کیونکہ ؎

خشت اول چون نہد معمار کج ❊ تا ثریا میرود دیوار کج

مگر ہم سمجھتے تہے کہ الکذوب قد یصدق (جھوٹا بھی کبھی سچ بولا کرتا ہے) لیکن قادیانی اخبارون کو اس کے بہی برخلاف

اس کے بعد بدر کی عبارت مندرجہ بالا کوٹ کرکے اہلحدیث اس جھگڑے کے تفصیلی حالات لکھتا ہے جنہین جھگڑے کا ہونا وعظ کا بند کیا جانا حنفی مقرر کی تقریر کے دوران مین ثناء اللہ کی طرف سے مزاحمت ہونا اہلحدیث خود تسلیم کرتا ہے۔ صرف بانی فتنہ ہونے سے انکار ہے اگرچہ فریق مخالف کو ثناء اللہ کے بانی فتنہ ہونے پر اصرار ہے پس ایڈیٹر بدر نے جو یہ لکھا کہ سنا گیا ہے کہ اس فتنہ کی ابتدا مولوی ثناء اللہ امرتسری کی طرف سے ہوئی" اسمین جھوٹھ کیا ہوا اور کیون کر ہوا۔ کبھی تو سچ بہی بولا کرو کیا فریق مخالف اس فتنہ کی ابتدا تمہاری طرف سے ہونا بیان نہین کرتا؟

غرض واقعات مسلمہ اہلحدیث کو پڑھ کر ہر شخص بشرطیکہ نرا مخبوط الحواس نہ ہو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایڈیٹر بدر کی تحریر سچ اور بالکل سچ ہے۔

مگر افسوس! کہ دغل پیشہ فتنہ شعار اہل حدیث پھر بھی نیش زنی سے باز نہین آتا۔ اور صادق کو بلاوجہ کاذب بناتا ہے کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

نیش عقرب از پئے کین است ❊ مقتضائے طبیعتش این است

مُلّا ابراہیم سیالکوٹی خلف مستری قادر بخش صاحب کے خطوط کا جواب باصواب

مُلّا ابراہیم سیالکوٹی سے بدر کے ناظرین ضرور واقف ہونگے کیونکہ مُلّا ابراہیم مدت دراز سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین زہر اگلا چلا آتا ہے۔ یہ مُلّا کس قابلیت وطبیعت کا

احسان ہے اس کا اخبار الحکم و بدر وغیرہ مین بارہا شائع ہو چکا ہے۔ ہدایت اللہ۔ کشف الدجے۔ افحام الخصیم مع اختیا ابراہیم وغیرہ رسائل مصنفہ مولانا ابو یوسف مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور رسالہ شہادت الفرقان مصنفہ مکرمی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مین بہت سے نادر اور اعلےٰ مضامین انہین ملا صاحب کی مزخرفات کی قلعی کہولنے کے لئے لکھے جا چکے ہین جن کا جواب ان سے آج تک بن پڑا۔ مگر یہ ملا صاحب بھی عجیب حیادار ہین آپ ہمیشہ (اس پہلوان کی طرح جو کشتی ہار کر پھر فوراً لنگوٹ جہاڑ کے دوسری کشتی لڑنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے) ہر مرتبہ ہزیمت کی ذلت اُٹھا کر نیا روپ بدل کے ایک نئی لڑائی لڑنے کو آمادہ ہو جاتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ملا صاحب نے اس مصرعہ کو اپنا دستور العمل بنا رکھا ہے ؎ بدنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا۔

ناظرین! جب ملا صاحب کی یہ حالت ہو تو پہر احقاق حق کی کیا صورت!

اس قدر تمہید کے بعد واضح ہو کہ انہین ملا صاحب نے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۱۰ء مین پہر نئی اونچ لینے کی ٹھہرائی ہے اور شیخی بگھارنے اور قابلیت جتانے کے لئے ایک لمبی چٹھی چھپوائی ہے جس کا عنوان ہے "قادیانی خلیفہ اور ہم" ناظرین اس عنوان ہی سے سمجھ سکتے ہین کہ اس میڈ ملا کے دماغ مین کس قدر رعونت سمائی ہے۔

ملا صاحب اپنی اس حرکت مجنونانہ کی توجیہ حسب ذیل تحریر فرماتے ہین۔

"خاکسار نے جناب مولوی نور الدین صاحب مقیم قادیان سے انکی ایک تحریر کے مطابق خط وکتابت کی تہی جس کا جواب انہون نے باوجود دوبارہ یاددہانی کے نہین دیا لہذا اب اسے پبلک مین شائع کرنا مناسب ہے۔"

ملا صاحب اور حضرت خلیفۃ المسیح سے حریفانہ خط وکتابت چہ خوش! یہ منہ اور دہلی کی سلطنت۔ اجی حضرت ملا صاحب! خداوند کریم آپ کی حالت زار پر رحم فرمائے۔ پہلو آپ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہٗ کے خدام بالخصوص سیالکوٹ کے احمدی علمائے کرام سے اپنا پیچھا چھڑا لین۔ پہر اگر سخت جانی اجازت دے تو امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ مزید سے مقابلہ کی ٹھہرالین۔

ورنہ حضرت خلیفۃ المسیح کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ آپ جیسے بلید الطبع حق کے دشمنون کو منہ لگا کر اپنا عزیز وقت ضائع کرین۔

۲۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کے خط مین جو آپ نے تین سوال تحریر فرمائے ہین وہ کیا آپ کے ہی عجیب الخلقت دماغ کی خالص پیداوار ہین؟ نہین ہرگز نہین۔ بلکہ یہ پامال سوال کئی دجال پہلے ہی پبلک مین پیش کر چکے ہین اور ان کے دندان شکن جواب بہی صدہا مرتبہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کیطرف سے ضیا بخش عالم ہو چکے ہین مگر شپرچشم سیاہ دل۔ ظلمت پسند ملا ایسی نورانی تحریرات کی نور گستر شعاعون کی طرف آنکھین کہول کر دیکھ لینے کی بھی جرأت نہین کر سکتے اور بخارات تعصب سے اندہے ہو کر مفسدانہ نیت اور شرارت وحماقت سے مجذوب کی طرح بڑ مارتے۔ فضول بکواس کرتے اور مُرغی کی ایک ٹانگ ہی کہے جاتے ہین ان حالات پر لحاظ کر کے حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ ایسو لوگون کو جواب دینے سے اعراض نہ کیا کرین تو کیا کرین

غرض آپ کے سوالات کا جواب لکھنا بوجوہ مذکورہ بالا مین بھی سراسر بے سود سمجھتا تہا مگر چونکہ عوام الناس کو آپ یہ پٹی پڑہا کر بہکاتے ہین کہ میرے سوالات ایسے مشکل ہین کہ خلیفۃ المسیح ان کا جواب نہ لکھ سکے اسلئے مین ان کا جواب مختصر عرض کئے دیتا ہون شائد کوئی سعید روح اس تحریر سے فائدہ اُٹھائے۔

۱۷ ستمبر ۱۹۰۹ء کے اخبار بدر مین حضرت خلیفۃ المسیح کا جو خط ایڈیٹر صاحب البیان کے نام سے چھپا ہے اسمین یہ عبارت ہے۔ لوگ اور آپ ہم پر کیون خفا ہین۔

اس لئے کہ مرزا نے دعوی مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعویٰ کی بنا اس پر تہی کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات مین الآن کما کان ہے پس اگر وہ پہلے کسی سے بولتا اور کلام کرتا تہا تو اب وہ کیون نہین بولتا اور اہدنا الصراط المستقیم مین دُعا ہے کہ الٰہی انبیاء۔ صدیقون۔ شہدا اور صلحاء کی راہ عطا فرما اور ان راہون مین ایک راہ مکالمہ کی بہی ہے پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہین تو کیا کفر کیا؟ بنی اسرائیل کو عبادت عجل پر ملامت ہوئی۔ اولم یروا انہ لایکلمہم ولا یہدیہم سبیلا۔ کہ ان کا معبود ان سے بات نہین کرتا اور ان کو ہدایت نہین فرماتا پس اس وقت مسلمان کیون مکالمات الٰہیہ سے انکار کرتے ہین۔"

اس عبارت کے متعلق ملا ابراہیم صاحب اپنے مضمون محولہ بالا مین اس طرح رقمطراز ہین۔

اس عبارت مین آپ نے مکالمہ الٰہیہ کے اجرار کی دو[2] وجہین بیان کی ہین ایک عقلی مگر از روئے نقض دیگر نقلی بحوالہ آیت پہلی وجہ آپ کے دعوے کی مثبت بدو وجہ نہین اول اس لئے کہ اگر آپ کو یا کسی کو اس کیون کا جواب معلوم ہو تو اس عدم علم کی بنا پر بخلاف آیت وخاتم النبیین اجرائے مکالمہ نبوت نہین کر سکتے۔ دوم اس لئے کہ مطلق مکالمہ محل نزاع نہین بلکہ محل نزاع مکالمہ نبوت ورسالت ہے۔ پس دلیل ناتمام ہے۔ دوسری دلیل نقلی مین جو آپ نے آیت پیش کی ہے اس سے مراد ابرار کی راہ پر چلنا ہے نہ کچھ اور صراط سے مراد وہ طریق عمل واعتقاد ہے۔ جسپر وہ لوگ گزرے نہ یہ کہ مکالمہ بہی ایک راہ ہے دیگر یہ کہ نبوت اور مکالمہ دُعا سے حاصل نہین ہوتا۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا احسان ہے جس مین کسی کی رغبت وخواہش کو دخل نہین۔

ملا ابراہیم کا یہ پہلا سوال تہا اب اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہٗ کی عبارت مین مکالمہ الٰہیہ سے مراد مکالمہ ولایت ومحدثیت ہے جسکی نسبت توجیہ دوم مین ملا صاحب خود لکھتے ہین کہ محل نزاع نہین پس ان کی خامہ فرسائی فضول ہے۔ اگر ہم بپاس خاطر ملا صاحب مکالمہ الٰہیہ سے مراد مکالمہ نبوت ورسالت مان لین تاہم کوئی وجہ مانع موجود نہین کیونکہ اونہون نے کوئی دلیل اس کے امتناع پر بجز آیت وخاتم النبیین پیش نہین کی حالانکہ یہ آیت ہرگز اجرائے مکالمہ نبوت کی مانع نہین ہو سکتی بلکہ سیاق آیت اسپر شاہد ہے کہ یہ آیت بغرض اجرائے مکالمہ نبوت آیندہ زمانہ کے لئے ایک قطعی پیشگوئی ہے۔ علاوہ برین آپکے معتقدات مین داخل ہے کہ عیسیٰ نبی اللہ پہر تشریف لائینگے اور انپر وحی نازل ہوگی پس ظاہر ہے کہ خود آپ کبھی اپنے معتقدات کے لحاظ سے آیۃ کریمہ وخاتم النبیین کو مانع اجرائے مکالمہ نبوت نہین مانتے اس لئے آپکی دلیل ذلیل سراسر قابل تذلیل ہے۔

اہدنا الصراط المستقیم کی نسبت آپ فرماتے ہین کہ اس سے مراد ابرار کی راہ پر چلنا ہے نہ کچھ اور مگر حضرت آپکی یہ تحریر بھی کمال جہالت وغباوت اور سوء فہم وقلت تدبر کا نتیجہ ہے کیونکہ اگر اہدنا الصراط المستقیم سے مراد صرف ابرار کی راہ پر چلنا ہے نہ کچھ اور تو پہر صراط الذین انعمت علیہم محض بیکار ہے۔ بندۂ خدا! اگر آپ نے کبھی بہول کر بہی اس بات پر غور کیا ہوتا کہ ابرار کی راہ پر چلنے کا جو خداوند تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کی علت غائی کیا ہے تو آپ ایسی ڈبل غلطی کے کبھی مرتکب نہوتے۔

ہم اسبات کو تو مانتے ہین کہ مکالمہ الٰہیہ کا شرف حاصل ہونا دعا کا لازمی نتیجہ نہین مگر ساتھ ہی یہ بہی مانتے ہین

کہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم والی دعا کسی مجذوب کی بڑ ہی نہیں اس لئے یہ دعا جب اپنے تمام مقتضیات ولوازمات کے لحاظ سے بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے تو دعا کرنے والے کو بہ مصلحت الٰہی شرف مکالمہ الٰہیہ بھی عطا ہو جاتا ہے اور یہی وہ ذریعہ ہے جس سے کامل انسان معرفت الٰہیہ کے مدارج یقینیہ پر پہونچ جاتا ہے پس حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ کا یہ تحریر فرمانا کہ ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ کی ہی ہے بالکل بجا و درست ہے، نادان معترض اس لطیف نکتہ معرفت کی حقیقت کو نہیں پہونچتا - تو یہ اسکی سمجھ کا قصور ہے، خواجہ حافظ علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے،

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجا است

ملا ابراہیم کا دوسرا سوال یہ ہے -

(۲) روایت لا المہدی الا عیسےٰ کو آپنے صحیح لکھا ہے اسکی تصحیح درکار ہے - اصول محدثین پر جواب ہو -

اما الجواب - ناظرین پر واضح ہو کہ اس سوال کا جواب بھی حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ، کے خط میں موجود ہے چنانچہ اس خط کی عبارت حسب ضرورت اس مقام پر نقل کی جاتی ہے اور وہ یہ ہے، دعوے مہدویت جس کا مدار وہی مکالمات ہیں اور حدیث لا مہدی الا عیسےٰ یہ صحیح حدیث اسفار حدیث میں موجود ہے منجملہ ان کے ابن ماجہ میں بھی ہے ...... پھر کیا مجدد مہدی نہیں ہوتا - انصاف! انصاف!!"

اب ملا ابراہیم خود سمجھ سکتے ہیں کہ جب یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں موجود ہے اور ابن ماجہ کا صحاح ستہ میں داخل ہونا محدثین کو تسلیم ہے تو پھر کھلی ہوئی بات ہے کہ اس حدیث کی تصحیح اصول محدثین پر ابن ماجہ میں پہلے ہی ہو چکی ہے اسلئے ملا صاحب کی جہالت اور غباوت کی بنا پر اس حدیث کی مکرر تصحیح کی ضرورت نہیں - ہاں یہ دوسری بات ہے کہ یہ عجول مزاج آتشی فطرت ملا صاحب ابن ماجہ کا نام محدثین کے رجسٹر سے خارج کر دیں یا صحیح ابن ماجہ اور دیگر صحاح کے مصنفین سے بڑھ کر اپنے آپکو محدث منوانا چاہیں - اگرچہ ان کا ایسا خیال محال بلکہ جنون کی قسم میں داخل ہو گا تاہم اونکو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس حدیث کی تصحیح اصول محدثین پر مولانا سید محمد احسن صاحب محدث امروہی اپنے رسالہ ازالۃ الوسواس مطبوعہ النذیر پریس میرٹھ سنہ ۱۹۰۴ء میں کمال تحقیق و تدقیق کے ساتھ لکھ چکے ہیں اگر آپ کو کچھ حوصلہ ہے تو اس رسالہ کا جواب تحریر فرمائیں ورنہ فضول باتیں نہ بنائیں -

تیسرا سوال ملا ابراہیم کا حسب ذیل ہے

(۳) نبوت تشریعی کے ختم اور نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل از کتاب و سنت بطریق محدثین مطلوب ہے، مہربانی کر کے جواب اقوال الرجال سے نہ ہو -

جواب - ملا ابراہیم تسلیم کرتا ہے کہ قرآن و حدیث سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک قائم رہیگی اور آنحضرت تمام بنی آدم کے لئے جو قیامت تک ہوں گے رسول اللہ ہو کر آئے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ باوجود نزول آیۃ کریمہ و خاتم النبیین احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ عیسیٰ نبی اللہ دنیا میں تشریف لائینگے اور اونپر وحی الٰہی نازل ہو گی -

اب اسکے ان دونوں اقراروں کو مجموعی نظر سے دیکھ کر ایک معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ عیسیٰ موعود پر جو وحی نازل ہو گی وہ نبوت غیر تشریعی کی وحی ہو گی کیونکہ عیسیٰ موعود پر کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہو گی بلکہ وہ شریعت محمدیہ کے تابع ہونگے پس خود ملا صاحب کے اقرارات سے ہی ثابت ہے کہ نبوت تشریعی ختم ہو گئی اور نبوت غیر تشریعی جاری ہو گی -

اب چونکہ یہ امر کتاب و سنت سے ثابت شدہ اور ملا صاحب کا مسلمہ ہونا بپایہ اثبات پہونچا دیا گیا اس لئے ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ نبوت تشریعی کے ختم اور نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل از کتاب و سنت بطریق محدثین جو ملا صاحب نے طلب کی تھی وہ ہمنے پیش کر دی - پس اب ملا ابراہیم کو چاہیئے کہ تعصب اور ضد کو چھوڑ کر اس محققانہ قول کو جو کتاب و سنت سے بطریق محدثین ثابت ہو قبول کرے ورنہ وہ یاد رکھے کہ ہماری طرف سے اوسپر حجت تمام ہے -

نوٹ - ملا ابراہیم نے جو سوالات لکھے تھے - ان کی حقیقت ناظرین پر اچھی طرح کھل گئی ان سوالات کی بنا پر جو ان کے گرو گھنٹال امرتسری دجال نے شتر غمزہ دکھلایا یا بالفاظ دیگر حاشیہ چڑھایا اس کا من قبیل بنا بر فاسد علی الفاسد یا ظلمت بر ظلمت افزود - والا معاملہ ہونا اظہر من الشمس ہے لہذا اس نوٹ کو کافی سمجھ کر ہم مضمون کو ختم کرتے ہیں -

راقم صادق - اٹاوی

انجمن نعمانیہ لاہور کا بائیسواں ۲۲ سالانہ جلسہ اس کے اپنے مکان واقع ٹکسالی دروازہ مقابل منصفی لاہور میں بتواریخ ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ اکتوبر سنہ ۹ء مطابق ۶ و ۷ و ۸ و ۹ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۷ ہجری بہ ایام جمعرات - جمعہ - ہفتہ - اتوار ہونیوالا ہے -

بدر خواتین

احمدی خواتین سے ضروری گذارش

حضرت برادر معظم مفتی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ یہاں ہر دوسرے جمعہ کو احمدی خواتین قادیان کے اجلاس مسجد مبارک میں ہوتے ہیں ان کے حالات بھی وقتاً فوقتاً لکھ کر آپ اپنی بہنوں کو ممنون فرماتے رہتے ہیں آج ایک چھوٹی سی تحریر کو قابل قدر بدر کے کسی گوشہ میں جگہ دیکر بہت ہی مشکور فرماویں - میں اپنی بزرگ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی بہنوں سے نہائت ضروری مشورہ لینا چاہتی ہوں اور یہ نہائت ضروری ہے کہ بہت جلد جواب لکھا جاوے - اگر ہماری بہنوں نے بطور سابق خاموشی سے کام لیا تو پھر افسوس اور صد افسوس سے کہنا پڑیگا کہ ابھی صحابہ کرام کی سی عالی ہمتیں ہم میں سے مفقود ہیں اور اس کا علاج سوا اللہ الرحمٰن الرحیم کے کوئی نہیں کر سکتا - میری بہنوں کو جو کہ بدر کو ہر ہفتہ شوق سے پڑھتی ہیں بخوبی معلوم ہو گیا ہو گا کہ عاجزہ کی ہی تحریک سے مرکز اسلام قادیان میں معزز خواتین کا جلسہ ہر ۱۵ دن بعد جمعہ کو ہوتا ہے جسمیں مختلف مضامین پڑھے جاتے ہیں میں چاہتی ہوں کہ باہر کی لکھی پڑھی خاتونیں (یا معزز احمدی خاتونیں غیر تعلیم یافتہ بھی جو دین کو پیار کرتی ہیں بوساطت اپنے خاندوں کے اس ثواب میں شامل ہو جاویں) تو بہت ہی بابرکت کام ہو اگرچہ آ نہیں سکتیں مگر وہ مضامین لکھکر یا لکھوا کر میرے نام بھیج سکتی ہیں میں اپنی پیاری بہنوں اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب و اہلیہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب و اہلیہ صاحبہ بابو محمد منظور الٰہی صاحب و بنت غلام محمد صاحب بہلوری و دیگر معزز و محترم خواتین کی خدمت اقدس میں خاص کر اپیل کرتی ہوں کہ وہ اس پر جلد توجہ سے کام لیں نیز اگر کوئی بہن مفید مشورہ متعلق جلسہ خواتین دے سکیں تو خاص شوق و توجہ و خوشی سے عملدرآمد ہو گا - ہاں ضروری بات یہ ہے کہ ہماری بہنوں نے مشورہ کیا ہے کہ خود اپنا روپیہ خرچ کر کے تمام مضامین (کیونکہ یوں تو بدر کے قیمتی کالموں میں گنجائش نہیں) علیحدہ کتاب کے طور پر چھپوائے جاویں - میں اپنی باہر کی یعنی قادیان سے دور کی بہنوں سے اس بارے میں مفید رائیں طلب کرتی ہوں اگر مناسب ہو تو .... ہماری بیبیاں حسب توفیق چندہ اس مفید کام کے لئے بھیجدیں یہ کوئی ضروری نہیں کہ چندہ عہ ہی ہو - یا زیادہ ہو بلکہ ۱ ۲ کے ٹکٹ بھی خوشی

سے قبول کئے جاوینگے تاکہ مضامین بدر مین بطور ضمیمہ چھپوا کر اور بہنون کو بھی مستفیض کیا جاوے چندہ میرے نام بھیجا جاوے جسکی رسید بدر مین انشاء اللہ چھپتی جاویگی۔ مین اپنے معزز ہمایون کو بھی کہتی ہون کہ اپنی بیبیون عزیز بچیون کی طرف سے حسب توفیق کچھ چندہ بھیج کر ثواب کا مستحق ہون اور مضامین برقع و زیورات پر طبع آزمائی اور اپنی رائے کا اظہار ضرور فرماوین۔ فقط۔

بہنون کی ناچیز خادمہ منتظر جواب۔ اہلیہ اکمل از قادیان

محترم بدر کی خدمتمین عرض

سب سے پہلے مین مکرمہ بہن مسز اکمل کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہون جنھون نے میری خیالی تجویز کو عملی لباس پہنا کر قادیان مین انجمن مستورات احمدیہ قائم کی جو کہ انشاء اللہ ان کی بہترین یادگار ہمیشہ تک رہیگی خداوند کریم انہین اس کوشش کا اجر عظیم عطا فرماوے۔ آمین۔

ایک بڑی بھاری کمی یہ ہے کہ اس مبارک انجمن کا اثر صرف سرزمین قادیان مین ہی محدود رہتا ہو۔ باہر والی بیویان جن کو اس انجمن کے حالات سننے کا کمال شوق اور اشتیاق ہے محروم رہ جاتی ہین۔ حالانکہ اس خزینۂ معرفت پر تمام احمدی مستورات کا یکسان حق ہے۔

اب یہ نقص دور کرنا معزز بدر کے امکان مین ہے کہ وہ پیغامبر اور قاصد بنکر احمدی بہنون کو ایک دوسری کے خیالات سے انٹروڈیوس کرادے ساتھ ہی یہ بھی خیال آتا ہے کہ بدر مین اتنا بار گران اٹھانے کی طاقت نہین بھلا وہ کب ہمارے ٹوٹے ہوئے لفظون سے اپنے قیمتی کالم سیاہ کریگا اس ناامیدی اور یاس کے ساتھ ایک امید کی جھلک سی دکھائی دیتی ہے جس کا پورا کر دکھانا ہماری بہنون کی ہمت اور کوشش پر موقوف ہے اس وقت کو غنیمت سمجھنا چاہیئے تھوڑی سی کوشش اور دلی توجہ سے یہ سب مشکلات کافور ہو سکتی ہین۔ دنیا کی تمام چیزین دستیاب ہو سکتی ہین مگر

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین ہے

اس عزیز وقت کی قدر یورپین قوم نے کی ہے وہ دیکھتے دیکھتے ہی ترقی کے آسمان کے ستارے بن گئے پیاری بہنون وقت ہوا کی طرح اڑا جا رہا ہے ابھی کل کی بات ہے کہ ہم مین خدا کا برگزیدہ مسیح موعود منبع نور و برکات موجود تھا ہمارے دیکھتے ہی وہ ہمین داغ جدائی دیکر ذیل کے اشعار کا مصداق بنا گئے۔

روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

پیاری بہنون! اب بھی غنیمت ہے کہ ہم مین ایک نادر یکتائے زمانہ مبارک وجود موجود ہے جس کے مضبوط اور زبردست ہاتھون مین ہماری باگین ہین ان کی موجودگی مین جو مبارک کام کرنا ہے کر لو۔ ؎

کھیتون کو دے لو پانی اب بہہ رہی ہو گنگا
کچھ کر لو نوجوانو! اٹھتی جوانیان ہین

اے قادیان مین رہنے والی خوش نصیب خاتونو تم فقط معرفت کے جام چڑھاؤ۔ مگر کوئی ایک آدھ گھونٹ اپنی دور افتادہ تشنہ لب بہنون کی طرف بذریعہ بدر بھیجدیا کرو۔ معزز بدر نے ہم پر بڑی شفقت کی۔ اس نے اپنا ایک زرین کالم ہمارے واسطے وقف کر دیا مگر اسمین جلسہ کی کارروائی نہین شائع ہو سکتی اب مین معزز بدر کی اس طرف توجہ دلاتی ہون کہ وہ جلسہ کی کارروائی کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ شائع کیا کرے جسمین چیدہ چیدہ مضامین جو کہ جلسہ مین پڑھے جاتے ہین شائع ہون جس سے بڑا بھاری فائدہ یہ ہوگا۔ کہ مستورات کی حوصلہ افزائی ہوگی وہ آیندہ مضمون لکھنے کی کوشش کرینگی۔ دوسرا تبادلہ خیالات کا ہوگا۔ تیسرا عورتیں اپنے فرض منصبی پہچاننے لگینگی ان کی آپسمین محبت اور اخوت بڑھیگی۔ خدا کی باتین ایک دوسری کے کانون مین پڑینگی۔ عورتون مین ریس کا مادہ زیادہ ہوتا ہے وہ ریس کے ساتھ عمدہ سے عمدہ مضامین لکھینگی۔ اب اس ضمیمہ کے واسطے روپیہ کی ضرورت ہے۔ سو پیاری بہنون اپنے جیب خرچون سے آمون سے برف سے باریک ریشمی کپڑون سے ایک ایک روپیہ بچا کر بدر کے حوالے کر دو وہ تمہاری اس ضرورت کو انشاء اللہ پورا کر دیگا۔ کم از کم تین سو درخواستین آنی چاہئین۔ ایڈیٹر صاحب بدر کی خدمت مین عرض ہے کہ وہ سب سے اول میرے آقا کے نام دو روپیہ کا وی پی بھیجیں ایک روپیہ کا ضمیمہ کسی غریب لڑکی کو پڑھنے کے لیئے دیا جاوے۔ اب مین امید کرتی ہون کہ میری معزز بہنین بہت جلد درخواستین بھیجکر بدر کا وی پی منگوائینگی۔ والسلام

راقمہ عاجزہ اہلیہ ملک کرم الٰہی از بھیرہ

اطلاع

اگر کوئی صاحب انجمن احمدیہ کلکتہ کی نسبت خط و کتابت کرنا چاہین تو آیندہ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کرین۔ شیخ الٰہی بخش صاحب گوہن سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ۔ ۲/۲۶ رام موہن گھوس لین۔ کولو ٹولہ کلکتہ۔

المشتہر خاکسار غلام نبی احمدی عفی اللہ عنہ سابق سکرٹری انجمن احمدیہ کلکتہ۔

دعا مدد

سید عظیم الدین صاحب عثمان آبادی اپنی اہلیہ کی صحت کیواسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہین۔

نوٹس

جن صاحبان نے قیمت اخبار تا حال پوری ادا نہین فرمائی اور وی پی واپس کر دئے ہین ان کے نام کا اخبار بند کرنا پڑیگا۔ امر مجبوری ہے۔ اور کیا کیا جائے۔ بغیر قیمتوں کی وصولی کے کام نہین چل سکتا۔

نامہ نگار صاحبان

کے ہم مشکور ہین جنھون نے اخبار مین چھاپنے کے واسطے بہت سے مضامین ارسال فرمائے ہین۔ مگر گنجائش بہت کم ہے اسواسطے ہم ان کی طرف سے شرمندہ ہو رہے ہین بہت سے مضمون ہمارے پاس جمع ہو رہے ہین۔ جن کے چھپنے کی جب تک باری آئیگی تب تک وہ شاید اتنے پرانے ہو جاوینگے کہ ان کا چھاپنا بے سود ہو جائیگا۔

شیخ غلام احمد صاحب

واعظ علاقہ کانگڑہ اور جمبہ وغیرہ مین وعظ کر کے جمون تشریف لے گئے جہان باوجود بعض بد اندیشون کی مخالفت کے بڑے امن کے ساتھ چند وعظ ہوئے وہان سے حاجی پورہ تشریف لے جائینگے جہان وعظ کے واسطے انہین دعوت دیگئی ہے غالباً ابتدائے ستمبر مین انشاء اللہ دار الامان ہو جائینگے

اب وی پی کیون ہوتی ہین

قیمت اخبار بدر مبلغ للعہ سالانہ ہے۔ یہ پیشگی قیمت مقرر ہے مگر بعض دوستون کی سہولت کیواسطے شروع سال مین پوری رقم کا وی پی نہین کیا گیا تھا بلکہ نصف قیمت مبلغ دو روپیہ کا وی پی کیا گیا تھا۔ مگر تعجب ہو کہ اب جب باقی قیمت طلب کی جاتی ہے تو بعض احباب لکھتے ہین کہ ہم تو قیمت پیشگی ادا کر چکے ہین اب ہم سے کیون قیمت طلب کی جاتی ہے ایسے خریدارون کی غلط فہمی کو دور کرنے کے واسطے یہ چند سطرین درج اخبار کی گئی ہین۔

نایاب براہین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خود دست مبارک کا چھپوایا ہوا اصل ایک نسخہ براہین احمدیہ ہر چہار جلد فرسٹ ایڈیشن دفتر مین موجود ہے۔ جسکی قیمت عہ روپے ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو۔ بہت جلد طلب فرماوین۔ نقد قیمت آنے پر بذریعہ وی پی روانہ کیا جا سکتا ہے۔

مینیجر

مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری احمدی کا جو اشتہار اخبار مخبر دکن میں چھپا ہے وہ ہمارے پاس بھی مولوی صاحب موصوف نے واسطے چھاپنے کے بھیجا تھا لیکن بسبب بعض مصالح ہم اس کو چھاپ نہیں سکتے۔ انشاء اللہ پھر کسی مناسب موقعہ پر اگر ضرورت ہوئی تو اس پر کچھ تحریر کیا جاویگا۔

وفات بمقام نصیر آباد مورخہ ۷۔ اگست ۱۹۰۹ء بتقاضائے حکمت یزدانی طوطی روح محمد مقبول صاحب منشی دہم رجسٹ و سابق سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ از قفس عنصری پرواز کشادہ بر شاخ طوبیٰ آشیانہ گزید و گلگشت گلشن فردوس نمود۔ و داغ مفارقت دائمی بر دل اقربا و احبا نہادند۔ کل من علیہا فان۔ پس لازم است کہ ہر صغیر و کبیر تحفہ فاتحہ و نماز جنازہ بروح آں مرد صالح عالم محمود گذارند۔ والسلام

خاکسار کبیرالدین احمد احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ

اشتہار انعامی مبلغ ۳۰ روپے برائے سراغرسانی مغروران

بخدمت فیض درجت ایڈیٹر صاحب بعد عرض سلام نیاز معروض آنکہ

قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے

مخدوم من! میرے گاؤں کے قریب ایک گدی نوشاہی فقیروں کی ہے جو مجھے سخت ایذا دیتے رہتے ہیں اور یہ گدی بدوملی والی گدی کی شاخ ہے ان دنوں وہاں سے ایک فقیر کسی عورت کو بہگا کر لے گیا ہے اوس کے وارث اشتہار اخبار میں دینا چاہتے ہیں از راہ نوازش آپ بالضرور وہ اشتہار اخبار میں درج فرماویں۔ نیاز مند ممنون احسان ہوگا۔

نور احمد لودہی ننگل

مسمی فقیر صادق علی عمر جوان تخمیناً ۲۵ یا ۲۶ سال کا رنگ گورا دراز قد بینی بلند رخسار پتلی داڑہی خشخاشی لباس نوشاہی درویشانہ۔ قوم نہ معلوم۔ مگر جاٹ معلوم ہوتا ہے ساکن موضع بیر بانوالہ اور مسماۃ کیمون عمر ۳۰ سال۔ قد درمیانہ جوان عمدہ رنگ پکا یعنے سانولا ایک لڑکی شیر خوار سوا سال کی رنگ پکا قوم جٹ ساکن موضع بیر بانوالہ کی نسبت مشتہر کیا جاتا ہے کہ مسمی فقیر نامبردہ نمبر اول عورت نامبردہ نمبر ۲ کو ورغلا کر لے گیا ہے اگر کوئی صاحب اس کا سراغ لگا دیں تو میں مبلغ ۳۰ روپیہ اس کو بطور انعام دونگا۔

العبد۔ جھنڈا ولد عیدا قوم جٹ ساکن بیر بانوالہ متصل فتحگڈہ چوڑیان ضلع گورداسپور

گواہ شد۔ اللہ دتا ولد گوہر قوم جٹ ساکن لودہی ننگل۔

گواہ شد۔ گہلا ولد میران بخش قوم ترکھان

یہ واقعہ بمقام بیر بانوالہ گدی نوشاہیان شاخ گدی بدوملی والی میں ..... ہوا ہے یعنی مسمی فقیر علی مسماۃ کیمون زوجہ جھنڈا کو ورغلا کر لے گیا ہے۔ ان کا تہانہ فتحگڈہ چوڑیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ہے۔ انعام مبلغ ۳۰ روپیہ تہانہ فتحگڈہ میں داخل کیا جاویگا۔

المکلف۔ خاکسار نور احمد از لودہی ننگل

فٹ نوٹ۔ صادق علی کی بینی پر داغ چوٹ کا ہے جو لکڑی لگنے سے کچھ دیر سے داغ ہو گیا ہے۔

العزیز علمی۔ ادبی ماہوار۔ سالہ سالانہ قیمت ۸ علاوہ محصولڈاک۔

تحقیق الادیان۔ دنیا کے مذاہب پر نظر قیمت فی جلد ۸
قاعدہ عربی۔ اس کے پڑھنے سے بچہ تین ماہ میں قرآن کریم کو پڑھ سکتا ہے۔ قیمت ۱
قاعدہ اردو۔ جدید ترتیب۔ قیمت ۱
معجون ممی۔ دافع نزلہ زکام کھانسی نئی پرانی سل دق ہولدل قیمت چالیس خوراک ۱۔ المشتہر۔ مینجر العزیز بٹالہ گورداسپور

ٹکٹہائے ممالک غیر کا ایک مجموعہ ہمارے پاس ہے اگر کسی صاحب کو ضرورت ہو تو قیمتاً مل سکتے ہیں ٹکٹ استعمال شدہ ہیں۔ محمد صادق عفی اللہ عنہ

تحریک دعا برادر غلام حیدر صاحب پٹواری بعض پیش آمدہ ابتلاؤں سے بچنے کے واسطے احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

صدقہ جاریہ برادر نور الدین صاحب اہل مد منصفی نے مبلغ ایک روپیہ ماہوار مدۃ العمر میں زندگی بھر دینے کا وعدہ کیا ہے خدا تعالیٰ جزائے خیر دے۔

امۃ الحی بنت امیر المومنین کا مضمون

(عمر ۸ سال)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ ایک ہے۔ اللہ ہمارا پالنے والا مہربان ہے بے منڈھیر کوٹھے پر مت چڑھو۔ بہن بھائیوں سے مت لڑو۔ خدا سے ڈرو اپنے ماں باپ کا کہنا مانو اور ماں باپ کا ادب کرو اور اپنے افسر کا کہنا مانو استاد کا ادب ماں باپ کا ادب کرنا ہے رویا نہ کرو غریبوں پر رحم کرو۔ نیک کام کرو۔ لالچ مت کرو لالچی ہمیشہ خالی ہاتھ رہتا ہے حقہ مت پیا کرو۔ بدہوا چھوڑ کر ست ہنسو روٹی کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لیا کرو۔ امۃ الحی از قادیان

یا بشریٰ الحمد للہ کہ ۲۳۔ اگست کو گوہر شب چراغ دودہ رسالت محمود احمد و مرزا بشیر احمد و میر اسحٰق صاحبان بمعیت مولوی سرور شاہ صاحب بخیر و عافیت براہ ہزارہ واپس دارالامان میں تشریف لے آئے۔

چندوں کی باضابطہ رسید کلانور سے ایک خط امیر المومنین کے نام آیا ہے چندوں کی مختلف مدوں کے متعلق کچھ ذکر ہے اور حضرت میر ناصر نواب صاحب کے چندے کے لئے تحریک ہو کہ باضابطہ رسید بک چھپوائی جائے۔ امر اول کے جواب میں عرض ہے۔ میر صاحب کو چندہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ضیافت کرتا ہے اور اوپر سے کوئی اتفاقی سائل بھی آ جاتا ہے اور امر دوم خود میر صاحب کے نام ایک باضابطہ رسید ہے اور پھر یہ تمام روپیہ جو مسجد و شفاخانہ کیلئے جمع ہو رہا ہو دفتر محاسب میں جمع کرا دیا جاتا ہے تاہم اگر میر صاحب رسید بک چھپوا لیں تو زیادہ اطمینان کی راہ پیدا ہو جاوے۔

مسلمانان دہلی میں کچھ عرصہ سے باہم اختلاف رہا ہے اور اس اختلاف کی نوبت مقدمہ بازی تک پہونچگئی ہے۔ پہلے تو ہمارا خیال تھا کہ یہ صرف میرزا حیرت اور سجاد حسین کا مقدمہ ہے۔ مگر اب بعض واقعات سے معلوم ہوا ہے کہ درحقیقت مسلمانوں کے دو گروہ ان کے پیچھے ایکٹو پارٹ لے رہے ہیں اب سوال یہ ہے کہ اس اختلاف میں ہمارا پوزیشن کیا ہے۔ "خموشی" کیونکہ میرزا حیرت ہوں یا اجمل خانی پارٹی۔ مسیح موعود کی مخالفت میں دونوں نے ایک دوسرے سے بڑھکر حصہ لیا ہے بلکہ ایک فریق کے سرگروہ کے خاندان کے کسی فرد کی نسبت تو ایک خوفناک الہام بھی ہو چکا ہے۔ پس کسی ایک کیطرف جھکنا۔ ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار کو یاد دلاتا ہے۔ (اکمل)

جملہ برادران احمدیہ کیخدمت میں التماس واضح ہو کہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو میرے لڑکے ظفر اللہ خان کی شادی ہے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اور حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی تشریف لاویں گے جن صاحبان کو صاحبان موصوف کی تبلیغ سے فائدہ اٹھانے کا شوق ہے تشریف لاویں میرے معزز دوست نیز مولوی غلام رسول صاحب راجیکی والے اور ڈاکٹر احمد حسین صاحب لائل پوری جھگہ ہو یوں ضرور تاریخ مقررہ پر تشریف لاویں۔ راقم عبد العزیز خان احمدی [illegible] نمبر ۱۲ ضلع لائل پور

اسلامی غزوات

از احمد ذکی بک

اسلام کے دشمن کہتے ہین کہ ابتدائے اسلام مین مسلمانون کی جنگی مہمات اس امر کا ثبوت ہین کہ اسلام نے محض تلوار کے سایہ مین اشاعت پائی ہے لیکن ہر ایک منصف نظر شخص ان لڑائیون کی صحیح تاریخ پڑہنے سے معلوم کر سکتا ہے کہ ان تمام غزوات اور لڑائیون کا اصلی سبب اشاعت اسلام کا جوش نہ تہا بلکہ ان سے غرض محض مدافعت یا انتقام یا مسلمانون کے جان و مال کی حفاظت تہی چنانچہ حسب ذیل لڑائیان جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفا کے زمانہ مین ہوئیں ان کے مفصلہ ذیل اسباب پر غور کرنے سے ہر شخص اسکی تصدیق کر سکتا ہے۔

(۱) غزوات قریش - یعنے وہ تمام لڑائیان جو مسلمانون کو قریش سے لڑنی پڑین ان کے متعلق یہ ظاہر ہے کہ قریش جناب رسالتمآب (صلعم) کو کس حد تک تکلیف دیتے تہے مسلمانون کو کس قدر ایذا پہنچاتے تہے اشاعت اسلام مین وہ کس قدر مانع تہے جنگ کی ابتدا خود ان کیطرف سے ہوتی تہی۔ مدینہ پر ان کو حملہ تہا اور سب سے بڑہ کر یہ کہ وہ جناب رسالتمآب کے قتل کا بارہا ارادہ کر چکے تہے اسلئے مجبوراً مسلمانون کو قریش کے مقابلہ مین تلوار اٹھانی پڑی۔

(۲) غزوہ بنی قینقاع - بنو قینقاع مدینہ کے یہودی تہے مسلمانون مین اور مدینہ کے یہودیون مین معاہدہ تہا یہودیون نے اس معاہدہ کو توڑ دیا اور ایک انصاری شریف بی بی کی ہتک حرمت کی اسلئے.... بنو قینقاع کی تادیب ضروری تہی۔

(۳) غزوہ بنی غطفان جب مسلمانون کو معلوم ہوا کہ بنو ثعلبہ اور غطفان وعشور محاربی کی ماتحتی مین مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہے ہین تو مسلمانون نے ان کی تادیب مناسب سمجھی۔

(۴) سریہ عاصم بن ثابت - انصاری عضل وقارہ کے قبیلہ نے مسلمانون کے ساتہ غدر کیا تہا۔

(۵) سریہ منذر بن عمرو - یہ ستر قاریون کی ایک جماعت تہی جسکو عامر بن مالک اپنے ساتہ اپنی قوم مین اس لئے لایا تہا کہ وہ اس جماعت کی تعلیم وہدایت سے اسلام لائے لیکن اس گنہگار قوم نے مسلمانون کی اس قلیل جماعت پر حملہ کر دیا مسلمانون نے جنگ حفاظت کی اور ایک ایک کرکے شہید ہوئے۔

(۶) غزوہ بنی نضیر - بنو نضیر مدینہ کے یہودی تہے جنہون نے خلاف عہد کیا تہا اور جناب رسول اللہ اور بعض اصحاب پر پتھر کی ایک چٹان گرانی چاہی تہی۔ اسلئے مسلمانون نے انکو اسکی سزا دی۔

(۷) غزوہ دومۃ الجندل - دومۃ الجندل ایک مقام کا نام ہے جب مسلمانون کو یہ حال معلوم ہوا کہ مقام دومۃ الجندل مین دہقانی عربون کی ایک جماعت ہے جو مسافرون کو لوٹتی ہے اور اس کا ارادہ مدینہ پر حملہ کرنے کا ہے تو مسلمانون نے اُنپر حملہ کیا۔

(۸) غزوہ بنی مصطلق - بنو مصطلق نے احد مین کفار قریش کی امداد کی تہی اور اسی پر قناعت نہین کی بلکہ مدینہ پر بہی حملہ کرنا چاہا۔

(۹) غزوہ خندق - مسلمان اس جنگ مین ان کفار سے لڑے تھے جنھون نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تہا۔

(۱۰) غزوہ بنی قریظہ - بنو قریظہ مدینہ کے یہود تہے جنھون نے خلاف معاہدہ غزوہ خندق مین دشمنون کی مدد کی تہی۔

(۱۱) غزوۂ بنی لحیان - بنو لحیان نے عاصم بن ثابت اور ان کے بہائیونکو قتل کر ڈالا تہا جس کا رسول اللہ کو سخت غم ہوا تہا اسلئے انکی تادیب کے لئے یہ لڑائی ہوئی۔

(۱۲) غزوۃ الغابہ - اس لڑائی کا واقعہ یہ ہے کہ عیینہ بن حصین چالیس سوارون کے ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیان چراگاہ سے لوٹ لے گیا تہا۔

(۱۳) سریہ محمد بن مسلمہ - مسلمانون کو معلوم ہوا کہ انکے جو مویشی مقام عیفار مین چرتے ہین کچہ لوگ چاہتے ہین کہ انکو لے جاوین۔

(۱۴) سریہ زید بن حارثہ - بنو سلیم نے غزوہ خندق مین کفار کی مدد کی تہی اسلئے مسلمانون کو ان سے انتقام لینا تہا۔

(۱۵) سریہ زید بنو ثعلبہ نے محمد بن مسلمہ کے ساتھیون کو قتل کر ڈالا تہا اس جنگ سے مسلمانون نے ان سے انتقام لیا۔

(۱۶) سریہ زید - بنو فزارہ نے حضرت زید کی فوج سے شرارت کی تہی اس سے ان کی تادیب کی۔

(۱۷) سریہ عمر بن الخطاب - مسلمانون کو یہ معلوم ہوا کہ ہوازن کی ایک جماعت ان سے بالاعلان عداوت ظاہر کرتی ہے اسلئے انکی تادیب کیگئی

(۱۸) سریہ بشیر بن سعد - مسلمانونکو معلوم ہوا کہ عیینہ بن حصین اور بنو غطفان نے مدینہ پر حملہ کرنے کا آپسمین عہد کیا ہے۔

(۱۹) سریہ غالب لیثی - فدک مین بنو مرہ نے بشیر بن سعد کی فوج کو گہیر لیا تہا

(۲۰) غزوہ موتہ - حارث بن عمیر ازدی رسول اللہ کیطرف سے قاصد ہوکر امیر بصریٰ کے پاس جا رہے تہے شرجیل بن عمر غسانی نے انکو راستہ مین مار ڈالا اسلئے یہ فوج کشی کیگئی (۲۱) سریہ عمرو بن العاص مسلمانون کو معلوم ہوا کہ قضاعہ وادی قرے مین مجتمع ہو کر مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے ہین

(۲۲) سریہ علی ابن ابی طالب - بنو سعد بن بکر اپنی فوج یہود خیبر کو مسلمانون سے لڑنے کے لئے لے رہے تھے۔

(۲۳) غزوہ خیبر - غزوہ خندق مین جسمین کفار نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تہا - اہالیان خیبر کا سب سے بڑا اشارہ تہا۔

(۲۴) سریہ عبداللہ بن رواحہ - ابن رزام یہودیون کا سردار تہا اس نے تمام عرب کے مسلمانون کی مخالفت پر آمادہ کیا تہا۔

(۲۵) سریہ عمرو بن امیہ ضمری - ابو سفیان نے ایک شخص کو بھیجا تہا کہ رسول اللہ کو قتل کر ڈالے اسلئے یہ فوج بغرض تادیب بھیجی گئی۔

(۲۶) جنگ عراق - رسول اللہ نے کسریٰ کو جب دعوت اسلام دی۔ اُسنے نامہ مبارک پہاڑ ڈالا اور یمن مین اپنے گورنر کو خط لکھا کہ محمد (صلعم) جس نے مکہ مین ادعائے نبوت کیا ہے اگر باز نہ آئے تو اس کا سر میرے پاس بھیجدو - حاکم یمن نے کسریٰ کا خط ایک قاصد کے ہاتھ مکہ بھیج دیا جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ زبانی پیغام دیا کہ شاہ یمن کو شہنشاہ نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی آدمی کو بھیج کر وہ تم کو گرفتار کر کے لیجائے اگر تم نے انکار کیا تو تم خود بھی برباد ہوگے اور اپنے ساتھ اپنی قوم اور ملک کو بہی برباد کر دوگے کیا اس واقعہ کے بعد مسلمانون کو فارس سے اغماض کرنا چاہیئے تہا۔

(۲۷) غزوہ تبوک - مسلمانون کو معلوم ہوا کہ رومیون نے بہت سی فوج جمع کی ہے اور ان کا قصد ہے کہ عرب پر حملہ کرین اور اس کے بعد کی شاہانہ مہمات وفتوحات اشاعت مذہب کے لئے نہ تہین بلکہ توسیع اقتدار کیلئے تہین۔ جیسا کہ آج بہی متمدن قومون کا طرز سیاست ہے۔

کیا ان واقعات کے بعد بہی کوئی کہہ سکتا ہے کہ مسلمانون نے اشاعت مذہب کے لئے تلوار اٹھائی اور اسلام دنیا مین محض سفاکی اور خونریزی پھیلانے کو آیا تہا۔ (وکیل)

مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح

شاہی طبیب حاذق مولوی حکیم نورالدین صاحب کا مجرب

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

خدا کی دی ہوئی نعمتون مین سے آنکھین بڑی نعمت ہین اور آجکل کچہ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہین کہ عام طور پر لوگ آنکھون کی بیماریون مین مبتلا ہین نوجوانون کو دیکھو وہ بہی عینک لگائے پہرتے ہین اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصل ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود نے تصدیق فرمائی ہے حضرت مسیح موعود کا خاندان طبی لحاظ سے بہی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس پہلو سے بہی آپکی تصدیق بے نظیر ہے علاوہ برین حضرت خلیفۃ المسیح مولانا مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے بہی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد مین نے حضرت مولوی صاحب کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمے کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ترکیب یکر طیار کئے ہین اور اب فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہون چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہین اس لئے ہر ایک کی قیمت جدا جدا ہے۔ قیمت سرمہ اول ۸؎ - قسم دوم ۴؎ - قسم سوم ۲؎ - قیمت ممیرا قسم اول ۱۰؎ جسکو لوگ اڑہائی سو روپیہ فی تولہ پر فروخت کرتے ہین قسم دوم سستے - اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو قیمت واپس کر کے لو۔

علاوہ ازین میرے پاس ہر قسم کی لنگی زری - ریشمی - پشاوری - سوتی - زرد - سیاہ - بادامی - شہدی اقسری وسفید پٹکہ ٹسری جسکو لوگ ریشمی کہتے ہین ۸؎ سے لیکر ۱۰؎ روپے تک موجود ہین اور نیز کلاہ ہر قسم زری - سادہ اور ٹوپی رومی بہی موجود ہے - جو چیز پسند نہ ہو معقول وجہ بیان کرنے پر خریدار کو واپس کرنے کا اختیار ہے۔

خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار۔

المشتہر

(احمد نور کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف سے نوٹ

پارہ ہفتم

سورہ مائدہ

(مورخہ ۳ - جولائی ۱۹۰۹ء)

رکوع اوّل و دوم

رشک اور غبطہ بھی ایک نعمت ہے کسی کو علم آتا ہے اور وہ اس علم کو رات دن اللہ تعالیٰ کیلئے پڑھاتا ہے کسی کے پاس مال ہے اور وہ اسے صبح و شام رضاء الٰہی میں خرچ کرتا ہے تو رسول کریم نے فرمایا کہ اس کی حالت قابل غبطہ ہے۔

اب دیکھو کہ اللہ جس بات کی تعریف کرے وہ کیوں مومن کے لئے قابل رشک نہ ہو اس رکوع میں عیسائی حبشیوں کا ذکر ہے کہ جب صحابہ ان کے پاس ہجرت کر کے گئے اور جعفر نے قرآن سنایا تو ایسے روئے کہ گویا آنکھیں بہی جاتی تھیں۔ تم لوگ جو مسلمان کہلاتے ہو اپنے دل میں سوچو کہ کیا تمہاری یہ حالت ہے ایک جگہ قرآن شریف میں آیا ہے کہ قرآن شریف کے سننے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور تلین جلودہم میں نے ایسے کئی نظارے دیکھے ہیں ایک امیر اپنے ایک خادم پر نہایت سخت ناراض ہوا جوش غیظ و غضب میں خادم کو مارنے اٹھا ایک پاؤں دہلیز کے باہر تھا اور ایک اندر کہ میں آگیا میں نے پڑھا۔ الکاظمین الغیظ اتنا ہی کہنا تھا کہ وہ وہیں کھڑا رہ گیا اور دیر تک کھڑا رہا اس کا چہرہ زرد رہ گیا۔ حضرت عمر کے دربار میں ایک امیر آیا اس نے اس بات کو بہت مکروہ سمجھا کہ ایک دس برس کا لڑکا بھی بیٹھا ہے کہ ایسی عالی شان بارگاہ میں لونڈوں کا کیا کام۔ اتفاق سے حضرت عمر اس امیر کی کسی حرکت پر ناراض ہوئے۔ جلاد کو بلایا وہی لڑکا ایکا اٹھا۔ الکاظمین الغیظ پڑھا والعرض عن الجاھلین اور کہا ھذا من الجاھلین۔ حضرت عمر کا چہرہ زرد ہو گیا اور خاموش رہ گئے اس وقت اس کے بھائی نے کہا دیکھا اسی لونڈے نے تمہیں بچایا۔ جس کو تم حقیر سمجھتے تھے۔

وما لنا لا نؤمن۔ انسان کو چاہیئے کہ باتیں سنے اور شہادت حق دے اور صلحاء میں داخل ہونے کی تڑپ رکھے اب تو مسلمانوں کی محبت قرآن سے یہ ہے کہ جھوٹی قسمیں کھانے کے لئے نکال لیا فال دیکھ لی۔ کوئی عمل یا وظیفہ پڑھ لیا کوئی ترکیب یا صیغہ دیکھ لیا۔ عمل مقصود نہیں رہا۔

وذلک جزاء المحسنین۔ ہر محسن کے لئے یہی جزا ہے یہ مت سمجھو کہ انعامات اگلوں کے لئے ہی تھے اور تم محروم ہو۔

لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم۔ انسان بدکاری میں ترقی کر کے خدا کے انعاموں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

لا تعتدوا۔ ہر ایک چیز کے لئے ایک حد مقرر ہے حتی کہ نیکی کی بھی چار رکعت نماز مقرر ہے کوئی پانچ پڑھے تو جائز نہیں۔

لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم۔ انسان کبھی غضب میں آجاتا ہے اور کبھی عادۃً قسم کھا لیتا ہے کبھی ایک چیز کو واقعی سمجھتا ہے اور وہ واقعی نہیں ہوتی کبھی شریعت کے خلاف کسی امر پر قسم کھاتا ہے اس پر گرفت نہیں۔

من اوسط ما تطعمون۔ اکثر نے اس کے معنے میانہ درجہ کے کئے ہیں مگر بعض مفسرین نے اوسط کے معنے اعلیٰ درجہ کے کئے ہیں۔

کسوتہم۔ جس میں کم از کم دو چادریں ہوں۔

لعلکم تشکرون۔ ایک مقدمہ جیتنے کے لئے تمام جائداد تباہ کی جاتی ہے ناکامی پر ناکامی اٹھاتے ہیں مگر پریوی کونسل تک جاتے ہیں کیا دین کے لئے بھی کبھی ایسی کوشش کی ہے۔

انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء۔ بغض و عداوت ایسی بری چیز ہے کہ اس کے جسقدر ذرائع ہیں وہ بھی حرام ہیں۔ چنانچہ خمر۔ میسر۔ انصاب۔ ازلام کو حرام فرمایا کہ ان سے باہمی تباغض پیدا ہوتا ہے مسلمان تو ان چیزوں سے بچتے ہیں مگر پھر بھی ان میں بغض و عداوت ہے اس کی وجہ مجھ کو تو یہی معلوم ہوتی ہے کہ قرآن مسلمانوں نے چھوڑ دیا ہے۔ فنسوا حظاً مما ذکروا بہ فاغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء۔

مورخہ ۴ - جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع سوم)

ظاہر و باطن کا تعلق ضرور ہے۔ اگر کسی کے دل میں خوشی ہو تو اس کا تعلق اثر اس کے چہرے پر ضرور پڑے گا۔ اگر غم ہو گا تو بھی بشرہ پر اس کا اثر ہویدا ہو گا اگر کسی کے دل میں محبت ہو تو جب وہ سامنے آئیگا۔ ضرور چہرہ کی کیفیت بدلیگی کسی سے دشمنی ہو گی تو بھی۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں ہم فلاں شخص سے محبت رکھتے ہیں اور پھر اس کے پاس تک نہیں بیٹھتے۔ انبیاء نے اس حقیقت کو بہت خوب سمجھا ہے نمازوں میں دیکھئے۔ دل میں اگر عجز و نیاز ہے تو اس کے اظہار کو ظاہر جسم پر بھی اس کی جھلکی رکھا ہے اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کر کر کے انسان جھک جاتا ہے اور پھر اس کی عظمت کا مطالعہ کرتے کرتے متاثر ہو کر سجدہ میں گر پڑتا ہے اسی طرح دیکھو جو شعائر اللہ ہیں اللہ ان کی عظمت و جبروت کو قائم رکھنا چاہتا ہے۔ مکہ ایک بے نظیر شہر ہے۔ وہاں حضرت ہاجرہ نے بڑے صبر سے کام لیا۔ اس وادی غیر ذی زرع میں خاوند سے الگ ہو کر رہیں۔ وہی صفا و مروہ جہاں بیتابانہ آپ گھومی تھیں اب وہاں اتنی بھیڑ ہے کہ جگہ نہیں ملتی وہ تو عورت تھی۔ حضرت ابراہیم کو دیکھو۔ ابراہیم الذی وفی کا سارٹیفکیٹ پایا۔ آپ نے خدا جانے کس اخلاص

وجوش توحید کے ساتھ اینٹین لا لا کر پھیرے دئے اور دیواریں بنائیں۔ کہ اب جو جاتا ہے اس عظمت کا مطالعہ کرنے کے لئے طواف کرتا ہے۔ پس ایسے مکہ کی تعظیم و تکریم کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے مومنو! ہم تمہارے لئے امتحان رکھ کر انعام دینا چاہتے ہیں وہ یہ کہ وہاں شکار مت کرو بحالت احرام۔

ذوا عدل منکم۔ صاحبان عقل وفہم۔

جعل اللہ الکعبۃ۔ یہاں اللہ تعالیٰ ثبوت دیتا ہے اس بات کا کہ میں ہوں اور میں علیم اور قادر مطلق ہوں۔ ابراہیم نے بھی ایک گھر بنایا۔ لوگ بھی گھر بناتے شہر بساتے ہیں۔ مگر کئی گھر کئی شہر برباد و تباہ ہو چکے لیکن وہ جو توحید و عظمت الٰہی کی خاطر بنایا گیا۔ اب تک قائم ہے اسیواسطے فرماتا ہے اللہ نے اس گھر کو عزت والا بنایا۔

قیاماً للناس۔ جب تک دنیا قائم ہے یہ بھی رہیگا۔ یہ نہ ہوگا۔ تو دنیا بھی نہوگی۔

والشھر الحرام والھدی والقلائد۔ عزت والے مہینوں میں لوگوں کی آمد و رفت رہیگی۔ قربانیاں یہاں ہوتی رہیں گی اور اس مطلب کے لئے جانور آتے رہیں گے۔

یہ سب اس لئے ہوگا تا تم جانو کہ اللہ تعالیٰ علیم ہے دیکھو ایرانیوں کا بڑا معبد ...... آتش کدہ برباد ہوا یہودیوں کا معبد بیت المقدس تباہ ہوا یہاں تک کہ ایک عورت مسیح سے پوچھتی ہے۔ کہ ہیکل کہاں تھی جواب کیا خوب دیا جاتا ہے نہ یہ رہیگی نہ وہ غرض تمام معبد خانے جو انسانوں نے بنائے وہ تباہ ہوئے پھر بنائے تو مفتوح ہوئے مگر عرب کا معبد مکہ اب تک خدا کے سچے بندے مسلمانوں کا ہے۔

عرب ایسا ملک ہے کہ مقدونیہ کا بادشاہ ہند تک آیا مگر مکہ وہ بھی فتح نہ کر سکا نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اسے بھی فتح کیا۔ مفتوح بنائے پھر سب کو فاتح بھی بنا دیا ایسا کہ پھر مفتوح نہ ہو۔ صلیبی جنگوں میں ۸۳-۸۴ سال قبضہ رہا یورپ کی مجموعی طاقت تھی مگر مدینہ ایسے معمولی گاؤں پر قابو نہ پا سکے

ان اللہ شدید العقاب
وان اللہ غفور رحیم } اس آیت کی تفسیر میں ایک واقعہ صحیح واقعہ سناتا ہوں۔ یہاں ایک شخص آیا کشمیر میں ملازم تھا حضرت صاحب کی بیعت کر کے کہنے لگا جو اب میں گناہ کروں۔ تو خدا کی جو مرضی ہے سزا دے لے وہ تو یہ کہہ کے چلا گیا مگر میرا دل کانپ اٹھا۔ آخر ایک معمولی حیلہ سے اس کے پاس تین ہزار جمع ہو گیا۔ پھر ایک شخص کی گواہی دیتے ہوئے کہنے لگا کہ یہ رشوت لیتا ہے۔ میں خود اپنی معرفت اس کو دلاتا رہا ہوں۔ جس پر ایک مقدمہ قائم ہو گیا۔ یہاں اس نے بڑے عجز و الحاح سے دعا کے لئے لکھا حضرت صاحب نے فرمایا دعا کے لئے دل توجہ نہیں کرتا۔ ابتلاء معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ تین ہزار بھی مقدمہ ہی میں خرچ ہو گیا اور اخیر قید کا حکم ہوا اس وقت کہنے لگا۔ معلوم ہوتا ہے خدا ہی کوئی نہیں نہ کوئی دعا ہے نہ فقیر نماز بھی چھوڑ دی۔ دہریہ ہو گیا اس وقت اسے رات کو خواب آیا کہ تو تو کہتا تھا۔ کہ اب کوئی گناہ کروں تو خدا جو چاہے سزا دے لے مگر اب ایک معمولی سزا ہی سے خدا ہی سے منکر ہو بیٹھا اس وقت وہ اٹھا اور بہت استغفار کی۔ کلمۂ شہادت پڑھا نماز پڑھی اور اللہ کی طرف متوجہ ہوا کسی نے اسے مشورہ دیا کہ نظر ثانی کراؤ۔ کہنے لگا۔ نہیں اب تو خدا پر چھوڑ دیا ہے۔ اس کے رشتہ دار نے نظر ثانی کرائی۔ مدعی اتنے میں مر گیا۔ عدالت نے فیصلہ دیا۔ چند امور تنقیح طلب باقی ہیں مدعی مر چکا ہے اسلئے اسے رہا کر دیا جائے۔ دیکھا وہ شدید العقاب بھی ہے۔ مگر اگر کوئی سچے دل سے توبہ کرے تو غفور رحیم بھی ہے

۵۔ جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع چہارم)

انسان ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ان احکام کی تعمیل فرض کی ہے جو خالق فطرت نے اس کے مناسب حال جانی اگر کوئی خواہ مخواہ سوال کر کے اپنے تئیں پیچ در پیچ مسائل کا مطیع بنائے تو یہ اس کی غلطی ہے۔

حضرت صاحب نے بیعت کا اشتہار دیا اور آپ کو الہام ہوا کہ لوگوں سے بیعت لو تو آپ چونکہ جانتے نہ تھے کہ بیعت کیوں کر لی جاتی ہے اس لئے آپ دس ماہ اسی فکر میں بیٹھے رہے اور باریک در باریک راہوں سے معلوم کر لیا کہ یوں کرنا چاہیئے۔ ہمارے ایک دوست کو اس بات کی ٹوہ تھی کہ بیعت میں کیا کیا شرائط ہوں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ ممکن ہے کہ ہم ان کے پابند نہ ہو سکیں اس لئے ایسی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ مگر اس نے نہ مانا مردست تو وہ مخالف ہے۔

اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ لوگ عجیب عجیب سوال کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ ہماری مخفی دولت کا پتہ لگا دو یا فلاں کام کی نسبت دریافت کر دو۔ ہوگا یا نہیں گویا ہمیں خدا کا ایجنٹ سمجھتے ہیں۔ نبی کریمؐ کے سامنے ایک شخص نے پوچھا۔ من ابی۔ دوسرے نے کہا کیا ہر سال حج فرض ہے تو آپ نے جھڑک دیا تھا۔ علماء میں بھی تحقیقات ہوتی رہتی ہے کہ آدم جس شجرہ کے نزدیک گیا تھا اس کا نام کیا تھا۔ گیہوں۔ انگور۔ اور پھر ان کی شاخیں تک گئے ہیں (۲) نوحؑ نے جو کشتی بنائی تھی اس کی لکڑی کس درخت کی تھی (۳) وہ شخص جس نے ابراہیم سے مباحثہ کیا تھا اس کا کیا نام تھا۔ کالذی مر علی قریۃ والا کون ہے یہاں تک کہ بعض نے اسے ولی اللہ بعض نے نبی اور بعض نے کافر بھی کہا ہے (۴) موسیٰ کے زمانے میں جس بقرہ کے ذبح کا حکم ہوا تھا وہ گائے تھی یا بیل۔ یہ سوال تو بنی اسرائیل کو بھی نہ سوجھا (۵) اصحاب کہف کے کتے کی شکل اور رنگ کیا تھا۔ (۶) شداد کا باغ کیا تھا (۷) براق کی شکل کیسی تھی۔ ایسی بے ہودہ تحقیقوں میں پڑنے سے وقت ضائع ہوتا ہے اور منشاء الٰہی جو شریعت کے نزول سے تھا جاتا رہتا ہے۔ اصل غرض قرآن کی تو تقویٰ اور اعمال صالحہ خشیۃ اللہ۔ کا پیدا کرنا اور خودی۔ خود پسندی اور خود رائی۔ عجب۔ بدنظری۔ دنیا پرستی سے بچنا ہے۔

ثم اصبحوا بہا کافرین۔ پہلے بڑے جوش وجوش سے دعویٰ اطاعت کیا جاتا ہے پھر اس کو نباہ نہیں سکتے۔

ایک دوست نے بہت زور سے اپنے افسر کے لئے دعا کی جو اس کا مخالف تہا الہام ہوا کہ نوکری نہ چھوڑنا۔ صبح کسی بات سے ناراض ہوئے جھٹ کہدیا میرا استعفا لے لو۔ جو لے لیا گیا تو بعد مین افسوس ہُوا۔ ہمارے ایک شاگرد تہا۔ اس نے جب ابراہیم ع کی نسبت ہم سے سُنا کہ خدا نے اسے فرمایا۔ اَسْلِم۔ تو اس نے کہا کہ اسلمت لرب العالمین۔ تو وہ جھٹ بول اُٹہا۔ مین بہی آپکا ایسا مطیع ہون ہم نے آزمائش کے لئے یوں کیا کہ وہ گھر مین کہانا کہاتا تہا کہدیا اب تم طالب علمون کے ساتھ کہانا کہایا کرو اس پر اسے ایسا صدمہ ہُوا کہ وہ کہے۔ مجہو واپس گھر بھجوادو۔ مجہے اپنی تذلیل منظور نہین۔

بحیرہ۔ جس اونٹنی سے بارہ بچیان پیدا ہو جاوین اسے آزاد کر دیتے نہ دودھ پیتے نہ بال کاٹتے۔ ان مہمان کو دودھ پلاتے اگر تیرہوین بچی بہی ہو جاتی تو اسے بہی آزاد سمجھتے۔ خدا نے اس سے منع فرمایا۔ ایسی اونٹنی کو بحیرہ کہتے ہین۔

سائبہ۔ تین طرح پر جانور چہوڑے جاتے ہین ایک تو جب وبا پڑے تو ایک جانور کے گرُسے سیندور وغیرہ ملا جاتا ہے پھر اس پر غلہ وغیرہ رکہہ کر شہر سے باہر نکال دیتے ہین (۲) بڑے بڑے امرا اپنے جانور چہوڑ دیتے ہین۔ اپنی عظمت جبروت۔ رعب داب دکہانے کے لئے کہ اسے بہلا کوئی چھیڑ سکتا ہے۔ عرب مین ایک شخص نے دنبہ چہوڑا تہا اس کے گلے مین چھری بہی باندھ دی تہی کہ کسی کو جرأت ہے جو اسے ذبح کرے۔ (۳) نرون کو چھوڑ دیتے ہین تاکہ نسل بڑہائین سکھون کے زمانے مین بہی ایسا ہوتا رہا ہے مگر یہ سانڈ وغیرہ تو بجائے فائدہ کے نقصان کرتے ہین۔ اور وہ قوت نسل کشی کی ان مین رہتی ہی نہین۔

وصیلہ۔ ایک بکری جب پانچ دفعہ جنے دو دو میمنے۔ ...... تو اس بکری کو چھوڑ دیتے۔

حام۔ اُونٹ جس سے دس کے قریب نسل ہو چکی ہو۔

لایعقلون۔ رسوم کے تابع ہو کر اس درجہ تک پہونچ جاتے ہین پھر اپنے تئین روک نہین سکتے۔

ہماری ایک قریبی رشتہ دار ایک شادی پر امداد کی درخواست کرنے لگی ہم نے کہا ان رسوم کی ادائگی کے لئے ہمارے پاس کچھ نہین ایک ساہوکار نے اس بات کو سُن لیا اور کہا کہ مین سب کچھ دُونگا۔ چنانچہ اسکنے روپیہ دیا۔ تب قریبی رشتہ دار نے مجھے کہا کہ تم سے تو وہی اچہا ہے۔ لیکن جب اس نے سود در سود اور اصل کا مطالبہ کیا اور زمین تک جانے لگی۔ تو معلوم ہُوا کہ خیر خواہ کون ہتا۔

لایضرکم من ضل اذا اھتدیتم۔ چالیس برس کا عرصہ گذرتا ہے۔ مین نے جب مسند احمد حنبل پڑہی تھی تو پہلی حدیث حضرت ابوبکر سے اسی آیت کی تفسیر کے متعلق پڑہی تہی آپ فرماتے ہین کہ اذا رایت شحاً مطاعاً وھویً متبعاً واعجاب کل ذی رائی برایہ۔ جب ایسا وقت آجاوے کہ انسان بُخل کنجوسی کا مطیع ہو اور خواہشون کا متبع اور ہر ایک شخص اپنی رائے ہی پسند کرنے لگے تو تو پھر تو اپنی جان کا فکر کر۔ امام نووی رح فرماتے ہین کہ جب تم ہدایت پا جاؤ۔ تو پھر تم امر بالمعروف نہی عن المنکر بہی کروگے۔ پہر تمام حجت کے بعد اگر کوئی

پھر بھی .... نہ مانے تو پھر اس کی گمراہی تمہین نقصان نہین پہونچا سکتی۔

۶ - جولائی ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع نمبر ۱۴)

شہادۃ بینکم۔ اللہ نے پہلے اسلام۔ دین۔ ایمان۔ آخرت کی تاکید کی ہے اور مفصل بیان فرمایا ہے کہ جو حکم جناب آلہی سے آوین ان کی پابندیان کرو اور رسومات قبیحہ کو چھوڑ دو۔ دین کے بعد دنیا کی اصلاح کے متعلق فرماتا ہے کہ اے ایماندارو۔ جب

حضر احدکم الموت۔ تم مین سے کسی کی موت کے علامات ظاہر ہون۔ حضر کے یہی معنے ہین۔ تو تمہین حاضر ہونا چاہیئے۔ شہادت کے معنے حضور کے ہین۔ اضافت ظرف کی طرف ہے۔ جیسے ھذا فراق بینی وبینکم اور بل مکر اللیل والنھار۔ اور شہادت بمعنے حضور جیسے فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ اور لیشھدا عذابھما طائفتان۔

حین الوصیۃ اثنان۔ حاضر ہونا کس کا۔ دو کا۔ وصیت کے وقت۔

کبھی کبھی اسم کو رکھہ لیتے اور فعل کو حذف کر دیتے ہین جیسے کفی باللہ شہیدا۔ مین اکتف۔ کفی اللہ۔ اکتف باللہ شہیدا۔ کیونکہ کفی کا صلہ ب نہین آتا۔ اسی طرح یہان یشھد محذوف ہے۔ وہ دو کیسے ہین۔

ذوا عدل۔ صاحبان رشد وعقل۔

منکم۔ تم مین سے دین کا تعلق رکھنے والے۔

اٰخران۔ مسلمان نہ ہون۔

قاضی شریح نے لکھا ہے۔ کہ سفر اور وصیت کے معاملہ مین غیر مسلم گواہ بھی لے لئے جاتے ہین۔

ان انتم ضربتم فی الارض۔ اِنْ کے بعد اسم نہین آتا پس یہان فعل محذوف ہے۔ یعنی ان ضربتم انتم ضربتم۔

لانشتری بہ ثمناً۔ یہان اعتراض کیا گیا کہ جب وہ گواہ ہین تو گواہ سے قسم کیسی۔ ہم کہتے ہین بصورت شبہ۔ وہ گواہ نہین رہے بلکہ مال ان کے سپرد کیا گیا ہے پس وہ اس صورت مین مدعا علیہ ہو گئے۔ ورثہ مدعی ہین اور یہ مدعا علیہ۔ مقدمہ کے دوران مین ایسا ہو جاتا ہے۔

ایک تمیم داری (نصرانی تہا) اور ایک عدی بن بداسہی .... مکہ مین تجارت کے لئے آتے۔ عدی ایک تاجران کے ساتہہ گیا راہ مین مر گیا اور اپنا مال ان کے سُپرد کر گیا۔ عمرو بن عاص اس کے وارث تہے انکو ایک جام کے متعلق شبہ ہُوا ایک لوٹے کی ایک نالی مین فہرست بہی مل گئی جس برتن کے متعلق شبہ تہا وہ بہی اس مین درج تہا۔ جو دیا نہین گیا اور یہ پہلے پوچھ لیا گیا کہ اس نے کوئی چیز تمہارے آگے بیچی تو نہین اور پہر جام جہان بیچا وہان سے بھید کہُل گیا اس صورت مین وہی عیسائی گواہ مدعا علیہ بن گئے۔ نشتری بہ۔ مین ۃ کا مرجع اللہ ہے یا قسم۔

یعنے ہم نہیں لیتے اللہ کے نام کے بدلے یا قسم کے بدلے کوئی دنیاوی فائدہ۔
ان عثر۔ اگر مطلع ہو گئے۔ عثر کے معنے ہیں کسی کے اوپر گرنا۔ عثرت منہ
علے خیانتہ۔ ایک محاورہ ہے۔

انہما استحقا اثماً۔ اسے استوجبا الاثم۔ یعنے اونہوں نے واجب کر لیا اپنے ذمہ
اثم۔ اثم کہتے ہیں غیر کا مال بلا وجہ لے لینے کو۔

فاخران یقومان مقامہما۔ اور دو قسمیں کہائیں مدعیوں کی طرف سے۔

من الذین استحق علیہم الاولیٰن۔ اسکا ترجمہ غور سے سنو! اکثر لوگوں نے
غلطی کی ہے وہ قسم کہانیوالے ان وارثوں میں سے ہوں (وہ وارث کیسے
ہیں) ایسے وارث ہیں کہ ثابت کر دیا ہے ان پہلوں نے وارثوں کے لیے
طلب حق کو (یعنے اس بات کو کہ تم اپنا حق لے لو) اور یہ (کیسے ہیں ثابت کرنیوالے)
بہت قریبی ہیں اس میت سے۔

۸ - جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۵)

کوئی شخص کسی دوسرے کے سامنے ذلت نہیں چاہتا جب ایک کے سامنے
نہیں چاہتا تو جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے وہاں اپنی ذلت کیونکر
برداشت کر سکتا ہے۔ اللہ کے ایمان کے ساتھ آخرت کے ایمان کا ذکر ہے
بلکہ ملائکہ کے ایمان کو بھی اس کے پیچھے رکھا ہے۔ من امن باللہ والیوم الآخر
والملائکۃ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آخرت پر ایمان ہو تو پھر انسان بدی کی جرأت
نہیں کر سکتا کیونکہ اس کو یقین ہوتا ہے۔ کہ میری تمام منصوبہ بازیاں خدا
کے حضور پیش کی جاوینگی۔

ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا۔ یعنی علم کی نفی خدا کے علم کے مقابلہ میں ہے،
کیا معنے ہمارا علم کچھ بھی نہیں کیونکہ جو کچھ جانتے ہیں وہ تو بخوبی جانتا ہے
لا علم لنا الا ما علمتنا۔ دوسرے معنے یہ کئے گئے ہیں اور یہ ظاہر ہے

کہ یہاں تو دل کا معاملہ ہے اور ہم کسی کے دل کی باتیں نہیں
جانتے کہ اس نے ہمیں کیسا مانا۔

قال اللہ۔ فرمائیگا بروز قیامت۔

بروح القدس۔ کلام پاک سے۔

کہلاً۔ اسے حلیماً یعنے عقل مند ہوکر۔

علمتک الکتاب۔ معلوم ہوا کہ خدا کی کتاب کا علم بھی الٰہی فضل ہی سے آتا ہے۔

الحکمۃ۔ پکی باتیں۔

تخلق۔ اندازہ کرتا تھا۔

طین۔ یعنے ایسی سعید روحیں جو ہر قالب میں گیلی مٹی کی طرح ڈہل جانے
والی ہوں۔

طیراً۔ اُڑنے والا۔ یہاں تک کہ عرش خدا کے حضور پہونچ جاوے۔

بلند پرواز انسان۔

فتنفخ فیہا۔ تو خدا کا کلام اس میں پہونکیگا

یبری۔ بری کرتا تہا وہ لوگ مبروص۔ اور اندہوں کو ناپاک سمجھتے تہے

الاکمہ۔ مادر زاد اندہا یا جسے شب کوری کا مرض ہو۔

تخرج الموتیٰ۔ یعنے شریر اور کفر میں مرے لوگ

کففت عنک۔ یقیناً معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل پہانسی پر قادر نہیں ہو سکے۔

سحر۔ من لا اصل لہ جسکی حقیقت وہ نہ ہو جو بظاہر معلوم ہو۔

اوحیت الی الحواریین۔ نبی کریمؐ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لو انفقت ما
فی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبہم۔ اور صحابہ کو فاصبحتم بنعمتہ اخواناً۔
پس اسی طرح کو ارشاد ہوا کہ حواریوں کا ایمان ہمارے ہی فضل سے تہا۔

یستطیع۔ کیا تیرا کہا مانیگا اس کے یہی معنے ہیں۔ ہر نبی کے واسطے ایک
دعا ایسی ہوتی ہے کہ وہ ضرور قبول کی جاتی ہے۔ نوح نے وہ دعا اپنی قوم
کے لیے مانگی۔ کہ لا تذر علے الارض من الکافرین دیاراً۔ حضرت نبی کریم
سے دریافت کیا گیا۔ فرمایا۔ میں نے وہ دعا دنیا میں نہیں کی۔ قیامت کے دن
کرونگا۔ شفاعۃ لامتی (بابی انت وامی یا رسول اللہ۔ روحی فداک)
تمہارے مرزا صاحب سے بہی میں نے پچہوایا تہا۔ مگر وہ ہنس پڑا اور سکوت کیا۔

من السماء۔ اٹل رزق۔

لاولنا و اٰخرنا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس دعا کا اثر محض حواریوں کے
لیے نہیں تہا اور نہ مائدہ کوئی ایسی چیز ہے۔ کہ صرف حواری ہی اس سے
مستفیض ہوئے ہوں۔ بلکہ عام رزق مراد ہے جیسے کہ آگے خود تشریح
کی ہے۔ وارزقنا وانت خیر الرازقین۔

انی منزلہا علیکم۔ یہاں علماء کی بحث ہو بعض کہتے ہیں کہ فانی اعذبہ عذاباً
سُن کر وہ ڈر گئے۔ مگر میرے نزدیک یہ دعا کی گئی اور یقیناً قبول ہوئی دیکھتے
نہیں۔ عیسے کے نام لیوؤں کے پاس کتنا رزق ہے۔ کتنی دولت ہے۔ یہاں
تک کہ دن میں کئی بار لباس تبدیل کئے اور نئے سے نئے کہانے کی وجہ سے گویا
ہر روز ان کے ہاں عید ہوتی ہے۔ عیداً لاولنا و اٰخرنا کے الفاظ کا اثر ہے

۸ - جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

میں نے دنیا میں بہت سے حالات دیکھے ہیں۔ غریبی۔ امیری۔ امیر ہو کر غریب
ہونا اور غریب ہو کر امیر ہونا دیکھا ہے اور پیہ ماہوار کی آمدن بہی دیکھی اور ہزارہا
روپیہ کی۔ دونوں حالات میں خدا کے فضل سے یکسان خوشحال رہا ہوں۔ میں
نے دیکھا ہے کہ دنیا کوئی بڑی چیز نہیں پس بڑے ہی احمق ہیں وہ لوگ
جو دنیا کے لئے دین کو برباد کرتے ہیں اور موت اور خدا کو بہلا دیتے ہیں۔
انسان اولاد کے لئے یہ دنیا جمع کرتا ہے لیکن اگر اولاد نالائق ہے۔ تو اس کے جمع
کرنیکا کچھ فائدہ نہیں اور اگر لائق ہے تب بہی نہیں (باقی آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

پارہ ہفتم

سورہ مائدہ

مورخہ ۸ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۶)

گذشتہ سے پیوستہ

بلکہ مین نے دیکھا ہے کہ وہ مکانون کی اینٹین اکھڑ واتے ہی گالی دیتے ہین - کہ بڑھے نے ایسا سخت مصالحہ لگایا ہے جو اکھڑ ہی نہین سکتا اور اگر لائق ہے تو اُسکو اپنے باپ کی کچھ پروا نہین - ایک شخص نے بھیرہ مین تین لاکھ روپیہ عمارتون پر خرچ کیا مین نے اس کی اولاد کو دیکھا کہ سات سات فاقے گذرتے ہین پس انسان فانی دنیا کے لئے کیون خدا کو بھلا دے اور تکبر کیون کرے جس قدر آسودگیان اور نعمتین خدا نے دی ہین ان کی نسبت ضرور سوال ہوگا اور تو اور انبیاء سے بھی باز پرس ہوگی - بعض لوگ یون کفران نعمت کرتے ہین کہ انعامات آلٰہی کو انعام ہی نہین سمجھتے - ایک عورت مجھ سے کہنے لگی - خدا نے جو کچھ مجھے دیا تھا سب کچھ لے لیا - مین نے کہا کیا تمہاری آنکھین نہین - کان نہین - ناک نہین ہاتھ نہین پاؤن نہین - اس پر وہ بہت شرمندہ ہوئی - اس رکوع مین ایک نبی سے باز پرس کا ذکر ہے جسے خدا بنایا گیا -

و امی الھین - مریم کو بھی خدا کی ماں کہتے ہین - اور رومن کیتھولک اس کی تصویر کو سجدہ کرتے ہین - لارڈ رپن نے اپنی جیب سے پندرہ تصویرین پیتل کی دکھائی تھین - مہاراج نے مجھے کہا یہ تو ہمارے ہی بھائی ہین آپ ان کو اہل کتاب بنائے پھرتے ہو -

ما فی نفسی - میری باتین -

ما فی نفسک - تیری باتین -

ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم - انبیاء توحید ذاتی پر نہین بلکہ صفاتی پر زور دیتے ہین کیونکہ اسی کے متعلق قومون مین غلط فہمیان ہین شرک کا مسئلہ باریک ہے ایک طرف خدا کا حکم ایک طرف نفس کی تحریک - اب جو نفس کا کہا مانتا ہے وہ بھی شرک مین گرفتار ہے اسی واسطے جھوٹ بولنے والے - زانی - چور - بدمعاملہ - غافل - سست - حرام خور سب مشرک ہین -

توفیتنی - جان کو قبض کر لیا -

اس سورۃ مین معاشرت کے اصول بتائے - بیویون - بچون - یتیمون اپنے ہم مذہبون غیر مذہبون سے برتاؤ بتایا - اور سمجھایا کہ سب سے مقدم اللہ کی رضامندی ہے -

ذلک الفوز العظیم - لوگ پاس پاس لئے پھرتے ہین سب سے بڑھ کر پاس ہونا

تو یہی ہے - پھر فرماتا ہے تم خواہ کتنے ہی بڑھ جاؤ گے پھر بھی خدا سے نہین بڑھ سکتے زمین و آسمان اُسی کا ہے بلکہ ما فیھا بھی اور پھر یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ ہے تو اس کا مگر متصرف کوئی اور ہے - بلکہ

وھو علی کل شئ قدیر - وہی ہر چیز پر قادر ہے -

سورہ انعام

۱۰ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۷)

آپ لوگون کو یاد ہوگا کہ سورہ بقرہ و آل عمران مین خانہ جنگیون کے متعلق ہدایت ہے اور یہ کہ جہاد مین متقی ہی کامیاب ہون گے پھر نساء اور مائدہ مین معاشرت کے متعلق ہدایات ہین اب اس سورہ انعام مین حضرت نبی کریم کی رسالت کی نسبت ثبوت اور اعتراضوت کے جواب ہین -

خلق السموات والارض - اوپر دیکھو اور مختلف ستارون کی دوری اور حالات کی طرف توجہ کرو - پھر نیچے زمین اور ما فیھا پر نظر کرو - سوئی کے ایک ناکے پر جو پانی کا قطرہ ہے اس مین بھی صدہا کیڑے ہین ایک صاحب نے لکھا کہ پہلے انسان نے بڑے بڑے جانورون سے مقابلہ کیا اب چھوٹے چھوٹے جانورون طاعون کا کیڑا - ہیضہ کا کیڑا - مرگی کا کیڑا وغیرہ کا مقابلہ ہے - دیکھئے -

جعل الظلمت والنور - روشنی اور اندھیرے کا فرق - دوپہر اور آدھی رات کیوقت معلوم ہو سکتا ہے - روشنی مین تمیز اور اندھیرے مین بے تمیزی ہوتی ہے -

بربھم یعدلون - پس خالق السموات والارض اور جاعل الظلمت والنور سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے اور اس مین اشارہ ہے کہ بے تمیزی سے تمیز دینا بھی اسی احد کا کام ہے اور اسی مین ثبوت ہے - بعثت نبوت کا - عالم روحانی مین جب ظلمات تھے - تو نور ضروری ہے -

یستھزءون - ہنسی سے کسی چیز کو خفیف سمجھنا -

الم یروا - اعتقاد کرنا - سبق حاصل کرتے -

سحر مبین - دلربا یا ہمیں مگر قوم سے کاٹ دینے والی -

لولا انزل علیہ ملک - فرشتون کا نزول دو طرح ہے ایک تو عذاب کے لئے سو اس کے لئے فرمایا - کہ اگر فرشتہ اترتا تو پھر فیصلہ ہو جاتا - اور ایک وحی کے لئے سو وہ تمہارے سامنے کس طرح آتے - لامحالہ مرد کی صورت مین آئیگا - پھر وہی التباس پڑیگا کہ یہ فرشتہ کیون کر ہے - ممکن ہے کوئی آدمی ہی ہو -

۱۱ - جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۸)

یہ سورۃ جیسا کہ مین پہلے بتا چکا ہون رسالت کے ثبوت مین ہے - جو لوگ اپنا مال - اپنی جان

اپنی اولاد اپنی عزت برباد کر چکے ہین وہ ہرگز عقلمند نہین ہیں

کیف کان عاقبۃ المکذبین - فرماکر بتایا ہے کہ تم سوچو اور فراعنہ مصر کا انجام کیا ہوا کیا ان کا نام ونشان باقی ہے - ابراہیم کے مکذب کا کیا انجام ہوا جس کے نام کی نسبت بھی مفسرین کو بڑا اختلاف ہے - وہ ..... بے نام ونشان ہو گیا اس کے مقابلہ مین ابراہیم کو دیکھو کہ اس وقت یوروپ امریکہ ایشیا ر کے عیسائیون یہودیون مسلمانون کا پیشوا ہو پھر فرماتا ہے کہ لیجمعنکم الی یوم القیامۃ - اس قیامت کے دن کا بھی فکر کرو جہان اولین آخرین جمع ہون گے - ایک شخص نے مجھ سے کہا عذاب غیر مقطوع ہے یا نہین - مین نے کہا میرے نزدیک غیر مقطوع نہین اس نے کہا پھر تو ہم بھی آپ سے آملین گے مین اس وقت خاموش رہا تھوڑی دیر مین اور وہ باتین کرتا رہا پھر مین نے چوک مین پوچھا یہان آپ کا کوئی واقف ہے کہا نہین - میں نے کہا کہ بھرا بھی کوئی واقف نہین پس یہ لو دو روپے اور مجھ ایک جوت سر پر مار لینے دو - بول اٹھا مین سمجھ گیا مین نے کہا چند ناواقفون مین تو اپنی ہتک گوارا نہین کر سکتا تو وہان جہان سب جمع ہون گے اپنی ہتک کیون کر گوارا کر سکیگا -

ما سکن فی اللیل والنہار وھو السمیع العلیم - تمہارے اقوال واعمال کا سننے اور جاننے والا ہے کیا تم انکار کر سکتے ہو -

اغیر اللہ اتخذ ولیا - ہر ایک کو اپنے حامی ومددگار کی ضرورت ہے اور دنیا کے حامیون مین تفاوت ہے پس جس نے آسمان وزمین بنایا اس کے سوا اور کسی کو حامی بنانا کیا کوئی دانشمندی ہے -

اول من اسلم - اوّل درجہ کا فرمانبردار ہون اور منہیات سے بچنے والا ہون

عذاب یوم عظیم - فطرتاً انسان دکھ سے بچتا ہے پھر عید و میلے کے دن تو کوئی بھی رنج وہتک پسند نہین کرتا - فرماتا ہے اس عظیم الشان دن مین نافرمانی کی وجہ سے عذاب ہوگا اس سے ڈرتا ہون -

فلا کاشف لہ - سب سے بڑھکر تو ماں غمخوار ہے مگر ایک ادنیٰ دکھ بھی (مثلاً شکم مین درد) بانٹ نہین سکتی -

قل اللہ شھید بینی وبینکم - ہمارا تمہارا مقدمہ ہے پچھلی کتابون مین شہادت موجود ہے تم دیکھ لو کہ مکذبین رسل کا انجام کیا ہوا - تازہ شہادت چاہتے ہو تو اپنے اور میرے اتباع کو دیکھ لو - بو علی سینا ایک طبیب تھا - امام غزالی و امام رازی اچھی عربی لکھنے والے ہین - مگر یہ بھی ان سے کم نہین ایک دن اس نے عمدہ تقریر کی - ایک اس کا چھوٹا شاگرد بیٹھا تھا اس نے کہا آپ نبوت کا دعوےٰ کرتے تو آپ کو زیبا تھا اس وقت ابن سینا خاموش ہو رہا ایک دن سردی تھی - ٹھنڈی ہوا اور یخ بستہ پانی موجود اسی شاگرد سے کہا ذرا کپڑے اتار کر اس مین ہو آؤ وہ کہنے لگا حضرت کیا آپ مجنون تو نہین ہوگئے - کہا - کیا اسی ہمت پر مجھے پیغمبر بناتا تھا - نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو گھمسانون مین جانے کا جو حکم دیتے تھے - کیا وہ بھی جواب دیتے تھے - غرض یہان اتباع کو مقابلہ مین پیش کیا گیا -

اوحی الیّ - اور میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ قرآن مجھ پر وحی ہوا ہے مگر یہ صرف وحی ہی نہین بلکہ اس کے ساتھ یہ خطرناک بات ہے کہ جو

لانذرکم بہ - اسی وحی کے خلاف کریگا وہ یقیناً عذاب مین گرفتار ہوگا اور

نہ صرف تم بلکہ -

من بلغ - جن لوگون تک یہ قرآن پہونچیگا اگر وہ اس کی ہدایات پر کاربند نہ ہون گے تو خوار ہون گے - تباہ ہونگے -

الذین اٰتینٰھم الکتاب - فقرار (جن کے سینون مین کتاب ہوتی ہے) علماء (جن کے ہاتھون مین کتاب ہوتی ہے) امراء - (جن کی زبان پر کتاب ہوتی ہے) حق سمجھ تو لیتے ہین مگر شبہات مین رہتے ہین حالانکہ ایسے شبہات وہ اپنی اولاد کی نسبت بھی کر سکتے ہین پر پھر بھی اپنی اولاد کو مانتے ہین

۱۲ - جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۹)

انہ لا یفلح الظالمون - مفتری اور غیر مفتری کی شناخت کا معیار بتایا ہے کہ مفتری ظالم ہے وہ کبھی مظفر ومنصور نہین ہوتا - انسان تنہا بیٹھ کر تو بہت سی عمارتین بنالیتا ہے مگر نہین سمجھتا کہ خدا بھی ہے -

تزعمون - جنھین تم اپنے زعم باطل مین شریک باری تعالیٰ سمجھتے ہو -

فتنتہم - عذر اور قول ان کا - فتنہ کے معنے عذر کے اس لئے کئے ہین کہ یہ عذر بھی ان کے فتنہ وشرارت کے ضمن کی بات ہے ،

یستمع - سماع وہی ہے جو دل کے کانون سے سنا جائے اور قبول کر لیا جائے -

وقراً - یون تو سن لیتے تھے مطلب یہ ہے کہ حق نہ سنتے تھے -

اساطیر - اسٹوریان ہین - مگر مین تمہین سچے یقین کے ساتھ بتاتا ہون کہ قرآن مین کوئی قصہ نہین - بے شک - آدم - نوح - یعقوب - ابراہیم - موسیٰ - صالح - ہود - شعیب کا بیان ہے - مگر صرف حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حال سے مطابق کرنے کے لئے گویا ان واقعات کے ذریعے پیشگوئی کی گئی ہے کہ تمہارے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوگا پس وہ قصے نہین بلکہ تمثیلی رنگ مین پیشگوئیان ہین -

ان ھی الا حیاتنا - منہ سے نہ کہین - مگر اکثر لوگ اپنے اعمال سے یہی ظاہر کرتے ہین اور یہی گواہی دیتے ہین کہ جو کچھ ہے دنیا ہی دنیا ہے -

قال - عام ہے جو صرف بولنے کے لئے مخصوص نہین بلکہ جس طرح کوئی امر ظاہر ہو -

۱۳ - جولائی ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۰)

ما فرطنا - جو ہم نے کوتاہی کی -

اوزار - جمع وزر - اثم -

لعب - بے حقیقت چیز -

لھو - خدا سے غافل کرنے والی -

پس مومن کو چاہیئے کہ وہ ہر کام سوچے کہ یہ بے حقیقت خدا سے غافل کرنیوالا تو نہین اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے یا نہین -

یکذبونک - تجھے تو یہ جھوٹا نہین کہتے - کیونکہ دعویٰ نبوت سے پہلے انہون نے کبھی تجھے ایسا نہین کہا اور اب دوسرے معاملات مین جھوٹا نہین کہتے - صرف وحی الٰہی کو جھٹلاتے

ہین۔ گویا میری آیات کو جھٹلاتے ہین۔ یہ زبردست شہادت ہے۔ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی صداقت پر۔

۱۴۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۱۰)

یحزنک۔ جس طرح باپ بیٹے کے لئے بادشاہ رعایا کے واسطے یہ چاہتا ہے کہ وہ فرمانبردار ہون اسی طرح انبیاء جن کو اٹھتے بیٹھتے خدا کی عظمت مدنظر ہوتی ہے یہی چاہتے ہین کہ تمام لوگ خدا کے نیک بندے بن جاوین۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنی قوم کے افراد کو کفر و شرک۔ چوری۔ زنا۔ شراب خوری، قمار بازی اور طرح طرح کے گناہون مین مشغول دیکھتے ہون گے تو بہت بہت کڑھتے ہونگے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ "لعلک باخع نفسک"

۱۵۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۱)

اللہ تعالیٰ کی مختلف صفات اپنے اپنے وقتون مین اپنا کام کر رہی ہین مثلاً ایک وقت دن کا ہے ایک رات کا ایک نور کا ایک ظلمات کا۔ الرافع الخافض۔ الضار النافع اللہ تعالیٰ ہی کے اسماء حسنیٰ مین سے ہین۔

سنفرغ لکم۔ مین بعض لوگون کو وہم گذرا ہے کہ کیا خدا کسی کام مین ایسا مصروف ہے کہ دوسری طرف توجہ نہین اور پھر توجہ ہوگی یہ بات نہین بلکہ ہر کام کے لئے ایک وقت ہے ایک ہزار برس آتا ہے کہ نافرمانون کی سزاؤن کا وقت ہوتا ہے اور اسمین ہر مجرم کو سخت پکڑ ہوتی ہے۔ دوسرے ہزار مین ایسا نہین ہوتا۔

مین نے ایک شخص کو زنا وغیرہ سے منع کیا اس نے مجھے نہائت حقارت سے جوابدیا کہ ملّا۔ ہم تو اتنی مدت سے ایسا ہی کر رہے ہین کوئی تکلیف نہین پائی اس وقت مین سمجھ گیا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ اپنے کئے کا پھل پائے چنانچہ کچھ دن بعد دیکھا کہ ہائے ہائے کرتا آرہا ہے دیکھا تو خطرناک قسم کی آتشک تھی جو تین دن مین ہلاک کر دیتی ہے۔ ہم نے اسکے زخم کو جلا دیا لیکن اس نے اپنے معالجہ کی پرواہ نہ کی اس لئے مرض اندر ہی اندر بڑھتا گیا اور اسے چپ سی لگتی گئی اب اس کے گھر والے اس کا علاج نہ کرتے یہ سمجھ کر کہ بدمستی کی وجہ سے چپکے رہی بات اس کی ہلاکت کا نشان ہوئی۔ چنانچہ وہ آخر بالکل خاموش ہوگیا پھر مر گیا۔

غرض اس رکوع مین بتایا ہے کہ ہم رسول بھیجتے رہتے ہین اور ان کے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوتا ہے کہ تمام اقوام کو۔

بالباساء۔ قسم قسم کے قحط

الضراء۔ قسم قسم کی بیماریون مین پکڑ لیتے ہین۔ غرض کیا ہوتی ہے۔

لعلہم یتضرعون۔ تضرع اختیار کرین۔

کبر بہت بری چیز ہے ہمایون نے ایک دفعہ اپنی فوج کا جائزہ لیا فوج کی کثرت دیکھ کر کہنے لگا۔ اتنی کثیر التعداد فوج کو ہلاک کرتے خدا کو بھی کئی دن لگ جائین شیر شاہ پاس کھڑا تھا۔ الگ ہوگیا کہ یہ تو بے ایمان ہے آخر ہمایون پر وہ ذلت کا زمانہ آیا کہ ہند مین سر چھپانے کی جگہ نہ ملی ایران چلا گیا۔ کبر کے پیچھے یون کر دیتے ہین

یہ اعتراض بھی کیا جاتا ہے کہ کئی ایسی جگہون مین عذاب کیون آتا ہے جہان اس وقت کے رسول کی اطلاع تک نہین پہونچی۔ ہم کہتے ہین وہ وقت رسالت کے پہنچانے کا نہین وہ تو مجرمون کی گرفتاری کا ہے اور یون بھی بائبل کا ترجمہ ۲۰۰ زبانون مین ہو چکا اور احکام الٰہی کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی رنگ مین تمام اقطار عالم و اکناف جہان مین پہونچ چکے ہین۔ آریہ۔ برہمو۔ بھی توحید کا پرچار کرتے ہین۔ غرض اللہ تعالیٰ اس وقت تضرع چاہتا ہے۔

یہان قادیان مین پچھلے دنون طاعون پھیلنے لگا۔ مین خدا کی جناب مین نہائت تضرع سے دعا کی کہ الٰہی تیری چھوٹی سی جماعت ہے اب تو اس جماعت مین اس درجہ کا دعا کرنے والا بھی نہین۔ پس تو اپنا فضل کر۔ مین دیکھتا ہون کہ طاعون معاً چلا گیا جو بیمار تھا وہ بھی اچھا ہوگیا۔ یہ تضرع کا نتیجہ ہے۔

جاءہم بأسنا۔ یہ بأس (جنگ وجدال) جس مین کئی کئی طرح کی مصیبتین آتی ہین۔ بأس کے مقابلہ مین ہے۔ آجکل بھی جنگ وجدال عجیب عجیب رنگ مین ظاہر ہو رہا ہے قسطنطنیہ کی جو حالت ہے ایران کی جو حالت ہے وہ تم اخبارون مین پڑھتے ہو چالباز مدبر حریف الون کو سمجھا رہے ہین۔ تم الگ ہو جاؤ۔ ترکون کی ماتحت نہ رہو۔ مطلب یہ کہ متفرق ہو کر طاقت کم ہو جاوے۔ پھر قبضہ مین آسانی ہو۔

زین لہم الشیطان اعمالہم۔ ایک اصل بتایا جاتا ہے کہ دنیا کے کام یون کرو کہ گویا مرنا ہی نہین یہ بھی اسی مثل سے ہے۔

دابر القوم الذین ظلموا۔ ساری قوم ہلاک نہین ہوتی۔ جو مدبر ہین وہ ہلاک ہو جاتے ہین۔

فالحمد للہ رب العالمین۔ یعنی مالک یوم الدین کی صفت جب اپنا جلوہ دکھا چکتی ہے تو پھر الحمد للہ رب العالمین کا زمانہ شروع ہوتا ہے۔

مین حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور اسلام نہائت نازک حالت مین ہے، اس طرف آریہ زور لگا رہے ہین اودھر عیسائی ادھر کا بمون سے دہریہ بھی پیدا ہو رہے ہین۔ فرمایا تختی جب تک صاف نہ ہو نقش خوب نہین چھپتا۔

الا مبشرین ومنذرین۔ رسول عذاب کے لئے نہین آتے بلکہ وہ تو پاک لوگون کو تیار کرتے ہین جن کو بشارت کامیابی دیتے ہین اور کچھ گندے لوگ تیار ہوتے جاتے ہین ان کے لئے منذر ہوتے ہین۔

من آمن واصلح۔ جو ایمان لائے۔ زبان ہی سے نہین بلکہ اصلاح بھی کرے۔ مین سچ کہتا ہون کہ واقعی مومن لا خوف ولا یحزن ہوتا ہے لوگ کہتے ہین کہ ہم مومن ہین اور ہم کو یہ دکھ ہے وہ دکھ ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس کلمہ پر غور کرو۔ ولکن المنفقین لا یفقہون۔

ایک شخص نے مقدمہ مین مجھ سے سفارش کرانی چاہی۔ مین نے کہا کذالک نولی بعض الظالمین بعضاً۔ آپ کوئی ظالم ہوتا ہے تو اس پر ظالم کو متولی کرتا ہے پس تم اپنے ظلم کو دور کرو۔ مین نے سفارش بھی نہ کی مگر وہ حاکم بدل گیا۔

سنو! اس نے جب استغفار کی کثرت کی تو اتفاق ایسا ہوا کہ جس روز اس کا مقدمہ پیش ہونا تھا وہ حاکم کسی کو چارج دے گیا اور قائم مقام نے اسکے حق مین فیصلہ کیا۔

بما کانوا یفسقون۔ بدعہدی کی وجہ سے عذاب الٰہی آتا ہے ہمارا بادشاہ ایسا نہیں کہ اسے کچھ خبر نہیں اس کی خفیہ پولیس ہر وقت عن الیمین وعن الشمال موجود رہتی ہے۔ اور ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید۔

لا اقول لکم۔ اس آیت سے مجھے رسول کریم کی بہت ہی محبت بڑائی ہے ایک دفعہ مین ایک کنوئین پر گیا تو زمیندار نے میری بڑی خاطر کی۔ مین حیران تھا کہ کیا وجہ ہے آخر اس نے بتایا کہ آپکے باپ نے ہمین ایک تعویذ دیا تھا جس سے بیڑا پار ہو گیا۔

عرب جیسا مشرک ملک لوگون کو یقین کہ یہ (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مقرب بارگاہ الٰہی بنتا ہے بس یہ تو سب کام کرا دیگا۔ آپ ان کی شرک آمیز قوت سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتے بلکہ صاف کہتے ہین۔ میرے پاس خزانے نہین مین غیب دان نہین مین دیوتا کا اوتار نہین۔ مین تو ایک بشر ہون جو حکم آتے اسکی تابعداری کرتا ہون۔ اللّٰھم صل علی محمد

۱۷۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۲)

انذر بہ الذین یخافون۔ وعظ۔ ان کے لئے مفید ہوتا ہے جنہین یوم الحشر کا خوف ہے۔

ولیٌ۔ ظلمات سے نور کی طرف نکالنے والا۔

ولا تطرد الذین۔ انبیاء ایک آدمی کو وعظ نہین کہتے کیونکہ ممکن ہو کہ ضائع چلا جاوے اس لئے وہ عام مجلس مین سمجھاتے ہین تا کوئی سعادتمند روح نجات پا جاوے۔

نبی کریم نے فرمایا ہے۔ رب مبلغ اوعی بالسامع

وجھہ۔ اس کی ذات اور توجہ۔

تاب من بعدہ واصلح۔ توبہ کے ساتھ اصلاح کی قید ہے۔

المجرمین۔ جناب الٰہی سے قطع کرنے والے۔

۱۸۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

نبی کریم جس ملک مین جس وقت رہتے تھے۔ وہ ملک وہ وقت عظیم الشان بت پرستی کا تھا۔ مکہ کے اندر ۳۶۰ بت پوجے جاتے تھے۔ عیسائی جو تھے وہ حضرت مریم کے پجاری تھے ایک کتاب مین مین نے پڑھا ہے کہ مریم کے بت کو روپہلی گوٹے کناری کے کپڑے بھی پہنائے جاتے تھے۔ بت پرست کی عقل عجیب طور پر ماری جاتی ہے۔ ایک عظیم الشان بت پرست کا ذکر ہے کہ وہ اکتوبر کے آخری دنون مین توشہ خانے مین تنہا بیٹھا بڑے اہتمام کے ساتھ درزی سے کچھ کپڑے پشمینے کے سلا رہا تھا مین انکو دیکھ کر بہت حیران ہوا کیونکہ وہ کپڑے کسی انسانی قد کے معلوم نہین ہوتے تھے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ سیتاجی کے ہین۔ مین نے درزی سے کہا اس مین روئی بھی ڈال دینا۔ سردی کا موسم ہے (مولانا کا مطلب اس کی فطرت کو بیدار کرنے کا تھا وہ بول اٹھیگا کہ روئی کی کیا ضرورت ہے بت کو سردی تھوڑی ہی لگتی ہے۔ پھر اعتراض ہو سکتا کہ پشمینے کی پھر لباس کی کیا ضرورت ہے)

اس پر وہ خاموش رہ گیا۔ سوا اس کے کچھ نہ کہا آپ مذہبی معاملہ مین ہی ٹلتے نہین بت پرستون کی عجیب عجیب حکائتین ہین۔ کہین گرمی سے بے ہوش ہو کر پتھر پر گر پڑے۔ خون نکلنے سے ہوش آیا تو اسی پتھر کو پوجنا شروع کر دیا کہ یہی ہوش مین لایا میرے تین لڑکے مر چکے تھے۔ ایک ہندو دوست نے مجھے کہا کہ میرے باپ کے اولاد نہین ہوتی تھی۔ وہ پستے میری ماں کو کھلائے گئے۔ تب مین اور میرا بھائی ہوئے۔ یہ تجربہ شدہ بات ہے۔ .. .. پس آپ بھی آزمائیے۔ جیسے دواؤن کو آزماتے ہین اگر آپ کو شریعت مانع ہو تو آپ کی طرف سے مین ترکٹا دیوی کی منت کرون گا۔ مین نے کہا آپ تکلیف نہ کرین دیوی نے آپکے باپ کو آپ جیسا دائم المریض آپکے بھائی جیسا پاگل دیا مجھے ایسی اولاد نہین چاہیئے۔

غرض بت پرستی مین عقل بالکل ماری جاتی ہے۔ بت پرست یہ نہین سمجھتا کہ دنیا کی سب چیزین میری خادم بنائی گئی ہین اور پھر اپنے خادمون کو مخدوم بلکہ معبود بناتا ہون

مفاتح۔ جمع ہے مفتح کی۔ جس کے معنے خزانے کے ہین۔ قارون کے بیان مین بھی مفاتحہ آیا ہوا ہے۔ جس سے مراد خزانے ہین۔ مفاتح نہین کہ چابیان اس کے معنے ہون۔

۱۹۔ جولائی سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع ۱۴)

ہمارے ملک مین بعض الفاظ کے معنے غلط کرتے ہین مثلاً قاہر ہے اس کو قہر و غضب کے معنون مین لینا سخت غلطی ہے۔ خدا تعالٰی خود فرماتا ہے۔

ھو القاھر۔ فوق عبادہ یعنی قاہر کے معنے یہ ہین کہ بندے دوسری مخلوق پر غالب ہین تو خدا بندون پر۔

حفظۃً۔ انسان جب سے پیدا ہوا ہے اپنی نگہبانی کے سامان مہیا کر رہا ہے موت سے بچنے کے لئے کئی دوائین تلاش کین۔ جب کچھ چارہ نہ دیکھا۔ تو بی بی کو اپنا جوڑا بنایا تا مین نہ رہون تو اولاد ہی تو ہے۔ لیکن خدا فرماتا ہے میرے ہی بچانے سے بچتے ہین۔ اس کا ثبوت یہ ہے۔

اذا جاء احدکم الموت توفتہ رسلنا۔ جب موت آتی ہے ہمارے فرستادے روح قبض کر لیتے ہین۔ مگر روح کو فنا نہین اس لئے فرمایا۔ ثم ردوا الی اللہ۔ پھر اللہ کی طرف لوٹائے جائین گے۔ وہان آخرت مین بھی نجات خدا کے ہاتھ مین ہے اس کے ثبوت مین دنیا کی مشکلات کی نجات کے لئے فطرت کی گواہی پیش کی ہے۔

تدعونہ تضرعاً وخفیہ۔ معلوم ہوتا ہے اس زمانہ کے مشرک نہین تھے۔ کیونکہ مسلمانون کا شرک اس حد تک مین نے دیکھا کہ دریا مین کشتی خطرے مین پڑے تو ہماری طرف بہاؤالحق کا نام لیتے ہین۔ عدن کے قریب یا اوروس کہتے ہین۔ افسوس! مسلمانون مین کوئی عبادت خدا سے مخصوص نہین رہی۔ طواف۔ سجدہ ہاتھ باندھ کر دعا۔ قربانیان۔ روزے۔ مال کا عشر۔ حتے کہ صلوۃ (غوثیہ) سب غیر اللہ کے لئے بھی کرتے ہین۔ ایک بڑا پیر تھا مین نے دیکھا کہ وہ جنوب کی طرف جھک کر نماز پڑھتا ہے۔ پوچھا تو کہا ہمارے حضرت اسی طرف ہین ہمارا قبلہ تو وہی ہین اب ان کا قبلہ کوئی اور ہو تو خیر! اس وقت مجھے یہ آیت یاد آئی۔ ما جعلنا القبلۃ التی کنت علیھا الا لنعلم من یتبع الرسول۔ (باقی آیندہ)